رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

فہرست مضامین

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے۔ جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اوسکو چاہئے کہ جو پرچہ نہیں پہونچا وہ پرچہ اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا۔ مینیجر۔

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ - اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۲۹ - صفر ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

انجمن حمایت الاسلام کا جلسہ

(۱) اس جلسہ میں ابو الکلام ایک لائق لیکچرار نے "اسلام زمانہ آئیندہ مین" پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آجکل بلحاظ علوم و فنون و تمدن و حصول ذرائع اشاعت و تحریکات مذہبی کے عیسائیت ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دین اسلام کے مقابل ہے پھر۔ اس فقرے سے اتنا ثابت ہوگیا کہ یہ زمانہ صلیبی زور کا زمانہ ہے۔ پھر کہا کہ یہ مذہب عیسوی ہرگز آئیندہ زمانے میں مہذب اقوام کا مذہب نہیں رہ سکتا کیونکہ اسکی بنا اس لغو عقیدہ پر ہے کہ "مسیح زندہ آسمان پر اٹھایا گیا"۔ حالانکہ اسلام میں ایک خوارق کا نام و نشان نہیں آپ کے ایسا کہنے پر تین چار ہزار سے زیادہ مسلمانون کو ایک بھی نہیں بولا۔ اور نہ اسکی تردید کی جس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی جمیلہ کے مشکور ہو رہے ہیں۔ بس یہی بات ہے جسے حضور مسلمانون کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ کسی احمدی کی زبانی یہ بات سنیں۔ تو اس کا توسن نفس چراغ پا ہو جاتا ہے:۔

(۲) میاں عبد العزیز صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے اپنے لیکچر کے دوران میں کہا کہ میری آرزو ہے۔ ایک امام ہو اور چہ کروڑ مسلمان آمین کہنے والے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت امام کو سب تسلیم کرتے ہیں مگر آنکھوں پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہے کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔

(۳) ایک شاعر نے بر سر اجلاس یہ شعر پڑھا جسے مکرر پڑھوایا اور بڑی خوشی و توجہ سے سنا گیا ؎

کہیں جلد آئے وہ وقت نزول عیسیٰ مریم ٭ مگر کچھ چارہ درد دل مجبور ہو جائے

اب یہ معلوم ہوا کہ نزول مسیح کا وقت یہی ہے جبھی تو طبائع ایسی بیقراری کیساتھ انتظار کر رہی ہیں۔ (محمد ظہور الدین۔ اکمل)

بزرگونکی اطاعت کا فائدہ

میں قادیان میں اپنے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت حاصل کر چکا تھا گھر اپنے آنیکے وقت کی اطلاع دیدی تھی۔ چھ سات اور دوستون کو بھی لکھدیا تھا کہ فلان روز ملونگا۔ چونکہ مجھے بخار ہو رہا تھا اسلئے طبیعت سخت گھبرائی ہوئی تھی۔ ان حالات کے ماتحت میں نے اپنے محسن مخدوم (از من بر من مہربان تر) حکیم الامۃ سلمہ اللہ سے اجازت طلب کی۔ تو آپ نے خدا جانے کس نور کشف سے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کل آپ جائیں۔ اگرچہ اجازت کا ملنا مجھے سخت ناگوار گذرا۔ مگر میں نے اپنے بزرگ کے ارشاد کی تعمیل طوعاً و کرہاً کر دی۔ سکرتا میں نے اسلئے کہا کہ طبیعت گھبرا رہی تھی اور کئی دوستون سے وعدہ خلافی لازم آتی۔ اب مجھے انعام کیا ملا۔ کہ صبح ایک جنازہ ہوگیا اسکی تجہیز و تکفین میں مجھے کئی ایک مسائل معلوم ہوئے۔ حضرت امام الزمان کی امامت میں نماز جنازہ نصیب ہوئی اور یہ فخر باہر رہنے والوں میں سے کسی خاص خوش نصیب ہی کو ملتا ہے۔ پھر دیکھیے کہ جس یکہ پر میں نے جانا تھا اس سے آگے آنے مقرر تھے۔ ایک برات آگئی اور ہم دو آنے دیکر بٹالہ تک پہونچے۔ اسکے علاوہ چار اور فوائد ہیں جن کا تعلق میرے قلبی ذوق و دلی آرزو سے ہے عام طور سے ظاہر نہیں کر سکتا۔ ہان یہ بھی سن لیجئے کہ رستے میں کچھ ایسے حالات پیش آئے کہ میں وقت مقررہ پر ہی گھر پہنچ گیا۔ رستے میں ایک کام جسکے لئے تین دن تھے۔ وہ دو دن میں ہوگیا اسطرح وعدہ خلافی بھی نہ ہوئی۔ (اکمل)

شاعرانہ مذاق

بعض لوگون کا خیال ہے کہ قادیان میں ملا خیالات کے لوگ ہی رہتے ہیں۔ لیکن میں انہیں بتاؤنگا کہ انہیں زندہ دلی بھی ہے صرف دینی خیالات کی وجہ سے ان امور کو لغو سمجھ کر ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

مکرم و معظم میر ناصر نواب کے ہاتھ میں پھول تھے۔ آپ نے ایک شاعر رفیق کو دیکھکر فی البدیہ کہا ؎

گلدستہ بناکے لائے ہیں ہم | ہاتھوں میں ہمارے ہے یہ تاثیر
احباب کی آنکھ میں ہیں پھول | اور چشم عدو کی واسطے تیر

دوسرے مہربان نے فی البدیہ کہا

چند گل را بدست خود بستہ | کردہ نام آن تو گلدستہ
آن نہ گلدستہ بود بل گل چند | وہ چہ بود دستہ تا نشان گلدستہ

مزار مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ

اکمل ہس پاک مزار پر صبح جبکہ گریبان سحر چاک ہو چکا تھا اور چشم شفق خون آلود ہو گیا۔ دیکھا کہ ایک کچی قبر میں وہ شیر نیستان نصفا سوتا ہے۔ دیکھتے ہی جی بھر آیا اور یہ چند اشعار زبان تاسف بیان سے نکل گئے۔ ناظرین مجھے معاف فرمائیں اگر ان میں کوئی غلطی ہے یا خاص ترتیب نہیں کیونکہ یہ بے اختیاری کی کیفیت ہے کچھ تبدیلی نہیں کی جیسے منہ سے اسوقت نکلے ویسے ہی لکھ دیئے۔

انوار حق برستے ہیں تیرے مزار پر | نازل فرشتے ہوتے ہیں اس مرغزار پر
عبدالکریم مرتے ہیں تیرے فراق میں | ہاں اک نگاہ لطف ہو اس سوگوار پر
سوتا ہے تو لحد میں تجھے کیا خبر کہ یان | کیا کیا گذر رہی ہے دل بیقرار پر
آ ایک بار روکے مستور دکہا مجھے | کچھ رحم کرکے حال عقیدت شعار پر
قرآن سناتے تھے ہمیں داؤدی لحن میں | بجلی گرا رہے دل صبر اضطرار پر
ڈوبا ہوا وہ ذوق میں تیرا کلام تھا | تاثیر ڈالتا تھا عجیب دل فگار پر
وہ عاشقانہ رنگ دلاویز تھا عجب | یا رب چلا مجھے اسی طرز خمار پر
ہان یاد آتی ہے مجھے دن رات بار بار | نگہ کرم تھی آپ کی جو خاکسار پر
شیعہ کو کیا دبایا کہ خاموش ہو گئے | صد آفریں طرز کلام نگار پر
کر دینا محو آپ کو حب رسول میں | یہ ختم ہو چکا ہے جو انگریز یار پر
اٹھ دیکھ تیرے چاہنے والے کا کیا حال | لیٹے ہوئے پڑا ہے جو سنگ مزار پر
تیرا امام پاک ترقی کی دوڑ میں | سبقت لیکے پہنچ گیا اعلیٰ منار پر
ایسا کیا ہے زلزلہ نے سبکو مضمحل | بالکل ہوا سخت جگر تیر کار پر
یا رب مجھے بھی ایسا ہی اخلاص بخش دے | عبدالکریم سی ہو امانت ہزار پر

جنت میں تجھ کو اعلیٰ مدارج نصیب ہوں
اکمل ترا چمن سے دائم بہار میں

تازہ الہام اور کشوف

۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء۔ فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا

"اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَارْحَمْنِیْ"

ترجمہ۔ مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

فرمایا۔ چند روز ہوئے۔ کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی۔ اور پھر الہام ہوا۔

"وَیْلٌ لِّهٰذِهِ الْاِمْرَاَةِ وَبَعْلِهَا"

ترجمہ۔ اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی۔

یہود نے بھی کی کہ ملاکی کی کتاب سے جسمانی صعود و نزول ایلیا قبل آنے مسیح کے اپنے زعم میں قبل از وقت معنے کر کر اسپر جم گئے اور صرف اسکے ماننے سے محروم ہی نہیں رہے بلکہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ بھی ہو گئے پھر دوسری غلطی انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں کہائی کہ استثنا ۱۸ میں تہا کہ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالونگا بھائی کا لفظ اس پیشگوئی میں محتمل المعانی تہا یعنے توریت میں بھائی کا لفظ بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں پر بولا جاتا ہے مگر انہوں نے بھائی کے معنے قبل از وقت بنی اسرائیل ہی سمجھے اسلئے انہوں نے نہ مانا تو انپر دوسرا غضب وارد ہوا لہذا بَآؤُ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ہوگئے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت بھی ایسے یہود کے ساتھ مشابہت پیدا کرے گی جیسے ایک پاؤں کا جوتا دوسرے پاؤں کے جوتے کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے اسیواسطے اللہ تعالے نے اس امت مرحومہ کو غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی دعا سکھلائی کہ یہود کے مولویوں پر بسبب انکار مسیح غضب یعنی رجزاً من السماء یعنے طاعون نازل ہوا تم مسیح موعود کا انکار نہ کرنا تا کہ تمپر بھی بسبب بدل ڈالنے حکم الہی کے جو مسیح موعود کے ماننے کی نسبت بار بار قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوا ہے وہ عذاب طاعون نازل نہو اور تم پر فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ کا فتوی نہ لگ جائے اسیواسطے اللہ تعالے نے سورہ فاتحہ کی قرأت ہر ایک نماز میں فرض کر دی تا کہ مومن کو یہ بات دن میں کم سے کم ۳۲ دفعہ تو یاد آجایا کرے تا کہ وہ اس غضب سے بچ رہے لہذا مولوی صاحب کو چاہئے کہ وہ اس امر میں خوب غور کریں اور وقت غور اللہ تعالے کو اور موت کو یاد کریں اور اللہ تعالے سے دعا کریں کہ اللہ تعالے صراط مستقیم جس سے وہ انعام دیتا ہے اور بعد انعام کبھی بھی غضب نہیں کرتا دکہائی -

سوال سوم احادیث اور دیگر بزرگان دین کے اقوال و معتقدات سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ کفار سے لڑینگے - تحریری لڑائی کا کوئی ثبوت نہیں صرف یضع الحرب صد ہا احادیث کے مقابلہ میں قابل قبول نہیں -

جواب - معلوم نہیں مولوی صاحب کو کیوں اسقدر عناد قرآن حدیث سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ بدوز و طمع دیدہ ہوشمند والا معاملہ ہے مولوی صاحب کو خونی مہدی کا نام لے لے کر منہہ سے پانی بہہ رہا ہے اور اللہ تعالے کی اس نعمت عظمی امن کو جو بذریعہ سلطنت معدلت مہد سرکار انگلشیہ تمام انڈیا کو حاصل ہے قدر نہیں کرتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ انکا خونی مہدی آوے اور ۵۷ء کی طرح تمام ملک پر بلا وجہ غدر ہو کر انکو لوٹ کا مال ہاتھ آجاوے -

دوسرا مولوی صاحب نے جسقدر دعاوی پیش کئے کسیکا بھی ثبوت اور حوالہ نہیں دیا - نہ اس سوال میں نہ گذشتہ سوالوں میں -

تیسرا احادیث سے جو بعض بزرگان دین نے معنے سمجھے ہیں وہ حسب تشریح -

جواب سوال ۲ قابل اعتبار نہیں وہ احادیث پیشگوئی کے متعلق ہیں جنکے معنے قبل از وقت سمجھنا یا سمجھنے کا دعوےٰ کرنا دعوے عالم الغیب ہونیکا ہے -

چوتھا جن بزرگان دین نے کوئی معنے اگر کئے ہیں تو انہوں نے مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ کیطرح متزلزل معنے کئے ہیں جو قابل اعتبار نہیں -

پانچواں کسی نے بزرگان دین میں سے دعوےٰ نہیں کیا کہ یہہ میرے معنے صحیح ہیں اسکے سوا اور معنے غلط ہیں -

چھٹا - اگر کوئی شخص ایسا دعوےٰ کر بھی دیتا تو اس کا دعوی قابل اعتبار نہ تہا کہ اس کا دعوےٰ خلاف نص صریح کے تہا جو بحوالہ نَعْلَمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا اور سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ہے - جو جواب سوال ۱ میں لکھا گیا -

ساتواں وہ معنے حسب نص صریح قرآنی أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ کے موجب اضلال ہیں اسلئے بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ اللہ تعالے نے اسکا نمونہ پیشتر بیان فرما دیا -

آٹھواں تلوار کی لڑائی اللہ تعالے کے حکم صریح کے خلاف ہے اللہ تعالے نے آیت استخلاف میں مسیح موعود کو مثل مسیح بنی اسرائیل کے قرار دیا ہے یعنے جیسے وہ صلح کا شاہزادہ تہا یہہ بھی صلح کا شاہزادہ ہوگا آیت استخلاف یہہ ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۱۸ یعنے اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے کہ مومنین صالحین میں سے خلفا بناتا رہے گا جیسے موسوی شریعت میں خلفا بناتا رہا - پس مطابق آیت مثلیت (إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۲۹ یعنے جو ہمنے رسول تمہاری طرف بہیجا ہے یہہ مانند اس رسول کےہے جو فرعون کیطرف بہیجا تہا) کے آخری خلیفہ صلح کا شاہزادہ تہا یہہ بھی صلح کا شاہزادہ ہی ہوگا - جب قرآن مجید سے لڑائی تلوار کی مسیح موعود کے لئے منع ثابت ہوتی ہے تو بزرگان دین کے اقوال خلاف قرآن مجید کسطرح قابل پذیرائی ہو سکتے ہیں - کیا آپ ان بزرگان دین کو موافق اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله کے رب مانتے ہیں -

نواں مولویصاحب نے اپنے اعتراض میں یہہ بھی لکھا ہے کہ احادیث سے بھی لڑائی مسیح موعود کی ثابت ہے انہوں نے احادیث کا حوالہ نہیں دیا تا کہ انکے معانی پر غور کیا جاتا (ب) احادیث کے الفاظ پیشگوئی کے الفاظ ہیں جو کئی کئی معنون کا احتمال رکھتے ہیں - قرآن مجید کی نسبت دعویٰ ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ - ہمنے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرتے رہینگے اور کسی حدیث کی نسبت یہ دعوی نہیں (ج) روایت حدیث عموماً بالمعنے ہوتی ہے تو الفاظ حدیث بعینہ الفاظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہوتے اور قرآن مجید کے الفاظ بعینہ اللہ تعالے کے الفاظ ہیں (د) الفاظ احادیث کے سمجھنے میں بعض دفعہ صحابہ سے غلطی بھی واقع ہوئی ہے - چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جا رہے تہے اور کسی یہود کی میت پر لوگ رو رہے تہے تو فرمایا کہ یہہ تو رو رہے ہیں اور میت کو عذاب ہو رہا ہے - اسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یعذب المیت ببکاء اہلہ علیہ میت کو گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے - جب یہہ خبر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہونچی آپنے فرمایا اللہ تعالے عمر پر رحم کرے یہہ قرآن کے خلاف ہے أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۲۷ کوئی کسی کا بوجہ نہیں اٹھاتا -

کیا مولوی صاحب کے نزدیک انکے وہ بزرگان دین حضرت عمرؓ سے بھی بڑھ کر تہے یا معصوم تہے غرض جبکہ روایت حدیث عموماً بالمعنے ہے اور الفاظ حدیث راوی کے اپنے ہوتے ہیں اور احتمال غلط فہمی کا بھی لگا ہوا ہے تو ایسے حالات میں احادیث کسطرح قرآن مجید کا مقابلہ کر سکتے ہیں -

دسواں قتل کے معنے ہیں دور کرنا جیسے قاتلهم الله - انکو خدا کی مار اور لعنت اور دوری - حدیث میں جو مصلیؔ کے آگے سے گذرے قَاتِلْهُ فرمایا یعنے اس گذرنے والے کو دور کر اسکے یہ معنے تو نہیں کہ قتل کر ڈال مجمع البحار میں لفظ قتل کے معنے میں لکہا ہے کہ لیس کل قتال بمعنے القتل سارے قتال بمعنی مار ڈالنے کے نہیں ہوتے - قتل کے معنے دفع شر کے بھی ہیں جیسے حدیث افک میں ہے قتل الله سعدا فانه صاحب فتنة وشر ای دفع الله شره اللہ تعالیٰ اس کا شر دور کرے - اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو تو مجمع البحار کو دیکھہ لو -

گیارہواں خونی مہدی کا قتل جیسا کہ ہمارے مخالفین سمجھہ رہے ہیں سُنّت مستمرہ الٰہیہ اور آپکی ربوبیت اور رحم کے خلاف ہے - اللہ تعالی فرماتا ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۳ دین یعنے جن کاموں پر جزا و سزا مترتب ہوتی ہے انمیں سے کوئی کام بھی جبر سے اور اکراہ سے منوانا جائز نہیں بلکہ طریق ہدایت یہہ ہے کہ رُشْد اور غَيّ دونوں کہل جاوین یعنے ایسی تدبیر سے سمجہانا چاہئے کہ جو کام کسی سے ترک کرانا ہے اسکی بدی مدلل طور پر بیان کی جاوے اور جسکام کے کرنے کا اسکو راہ دکہانا ہے اسکی خوبیان بیان کی جاوین - اور ہرگز جبر نہ کیا جاوے - اور فرمایا ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۱۴ اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو دعوت کر نہایت دانائی اور عمدہ عمدہ نصائح سے اور اگر باوجود عمدہ عمدہ نصائح کے مخالف کی طرف سے جدال تک نوبت پہونچ جاوے تو تیری طرف سے وہ جدال ہو جسپر احسن کا اطلاق ہو سکے یعنے احسن طریق اور عمدہ تدابیر سے اس جدال کو دفع کر چنانچہ دوسری جگہ اسکی تصریح بھی موجود ہے ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۱۸ یعنے اگر بدی پیدا ہو جاوے تو عمدہ عمدہ تدابیر اور خوبیوں کے ساتھہ دور کرنا چاہئے پہر اور جگہ اس سے بھی بڑھکر تاکید فرمائی وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۲۴ خدا تعالے کی طرف لوگوں کو دعوۃ کرنے سے اور کونسا کام قولاً و فعلاً اچھا ہو سکتا ہے ہاں اسمیں شرط ہے کہ وہ خود بھی ایسی اصلاح کے کام کرے کہ وہ قولاً و فعلاً دعوےٰ کر سکے کہ میں ان کاموں کو کرتا بھی ہوں اور پورا فرمانبردار ہوں

مسلمان ہوں۔ یہہ تو فطرتاً ہر ایک انسان مانتا ہے کہ نیکی اور بدی دونوں برابر نہیں لہذا اسکو مناسب ہے کہ جب اسکے مقابل کوئی بدی کرے تو یہہ نیکی کے راستہ کو نہ چھوڑے بلکہ اس بدی کے مقابل ایسی خوبی سے اس بدی کو دور کرے کہ وہی بدی کرنے والا اس کا دوست بلکہ اسکا طرفدار اور حمایتی بن جاوے۔ غرض میں کہانتک ان آیات کو لکھوں یہہ مختصر خط اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

بارہواں [۱۲] اگر قتل سے مراد مار ڈالنا ہی لیا جاوے تو یہہ ضرور نہیں کہ وہ قتل تلوار کے ساتھ ہی مخصوص ہو اور یہہ بھی ضرور نہیں کہ مسیح کے اپنے ہاتھ سے ہی قتل واقع ہو بلکہ بادشاہ کیطرف سے اگر اسکی فوج قتل کرے تو وہ قتل بھی بادشاہ کیطرف ہی منسوب ہوتا ہے سو اس لحاظ سے مسیح موعود کے انکار کے سبب جیسا کہ سنت الٰہیہ ہے۔ طاعون اور سیلاب زلازل سے لاکھوں انسان تباہ اور ہلاک ہوئے اور ہو رہے ہیں اور یہہ طاعون و زلازل اسوقت نمودار ہوئے جبکہ مسیح موعود کی طرف سے بذریعہ رسائل و اشتہارات و ظہور صدہا بلکہ ہزارہا معجزات و نشانات کامل تبلیغ ہو چکے اور یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے مکذبین انبیاء کے ساتھ پیش آئی اور یہی سنت اللہ قیامت تک رہیگی بلکہ قیامت کو بھی مجرمین کو یہی الزام دیا جاویگا جیسے فرمایا یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیَاتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ے اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے جو میرے احکام تمکو کھول کھولکر بیان کرتے اور اس دن کے عذاب سے تمکو ڈراتے۔ اسی سنت اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۲۰ جب لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا الزام قایم ہو جاویگا اور مقرر قرار دادہ جرم لگ جاویگا ہم انکی سزا اور سرکوبی کے لئے دابۃ الارض یعنے طاعون نکالینگے اور وہ انکو زخمی کریگا اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نشانات و احکام کو نہیں مانا کرتے تھے۔ اس قسم کی آیات قرآن مجید میں اسقدر ہیں کہ اگر جمع کی جاویں تو اسی ایک مسئلہ خونی مہدی کی تردید میں ایک بڑی ضخیم کتاب بن جاتی ہے لہذا میں اب اسی پر ختم کرنا مناسب سمجھا۔

سوال چہارم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو علیحدہ شخص ہونگے۔

جواب۔ خوے بد را بہانہ بسیار — اصل بات یہہ ہے کہ ہمارے مخالفین کو بڑی بھاری روگ ہے اور وہ آج کی نہیں بلکہ بہت پرانی روگ ہے جو یضاھئون قول الذین کفروا من قبل ۱۰ کی قبیل سے ہے وہ لفظ منا اور منکم اور منہم کا جھگڑا ہے جو حضرت نوح سے برابر چلا آتا ہے باقی یہ اعتراضات سب بہانے ہیں۔ چنانچہ نوح اور ہود فرماتے ہیں او عجبتم ان جاءکم ذکر من ربکم علی رجل منکم ۵ کیا تم کو تعجب ہے اس بات کا کہ ایک آدمی تمہارے پاس تم ہی سے تمکو عذاب الٰہی سے ڈرانے کیلئے آگیا۔ ثمود نے حضرت صالح کو کہا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ اِنَّا اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْ بَیْنِنَا ۲۷ کیا ایک آدمی کے ہم تابع ہو جاویں تو تو ہم گمراہ ہوئے بلکہ پاگل کیا یہہ بڑا عظیم الشان قابل تذکرہ بنانے والی بات ہم میں سے اسکو دیگئی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہی اعتراض ہوا۔ وعجبوا ان جاءھم منذر منھم ب۲۳ انہوں نے تعجب کیا جب انکو انہیں میں سے ڈرانیوالا آگیا حالانکہ استثنا ۱۸ باب میں لکھا تھا کہ تمہارے بھائیوں میں سے آویگا چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کی نسبت پیشگوئی فرمائی ہے کہ یہی بعینہٖ یہود بن جاوینگے طابق النعل بالنعل یعنی جیسے دائیں پاؤں کا جوتا بائیں پاؤں کے جوتے سے بسبب کامل مشابہت یکسان ہوتا ہے اسیطرح یہہ امت بھی ہو جاویگی لہذا ضرور تھا کہ یہ اعتراض بھی باوجود موجود ہونے لفظ منکم و منہم کے پیشگوئیوں میں پیدا ہوتا اول اللہ تعالے نے فرمایا یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ۸ اے اولاد آدم تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے ہی آئینگے۔ دوسرا مسیح موعود کی نسبت اللہ تعالے نے خصوصاً منکم کا لفظ فرمایا اور اسکے انکار پر فاسق کا خطاب دیا جیسے فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۱۸ ترجمہ گذر چکا۔ تیسرا فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۲۸ یعنے ہم نے آخرین یعنی انہیں میں سے رسول بھیجا ابھی وہ آخرین تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوئے اسکی تفسیر کی نسبت مفصل الحکم جلد ۱۰ ۔ ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء میں درج ہو چکا ہے۔

چوتھا۔ یہہ قانون الٰہی ہے کہ ہمیشہ ہر ایک قوم کا رسول انہیں میں سے بھیجا ہے دیکھو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ ۱ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ ۱۲ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ۱۲ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۱۲ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ ۱۴ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ۱۲ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ ۷ اسیطرح موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ سلسلہ پر غور کرلو لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ۱۱ وَلَقَدْ جَاءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْھُمْ فَکَذَّبُوْهُ ۱۴ اللہ تعالیٰ نے کذا الزام یہی قایم کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجنبی نہیں بلکہ تم میں سے ہی ہیں۔

پانچواں۔ نبی اگر اجنبی ہو تو وہ قابل اعتبار ہی نہیں ہوتا اسی واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ ۱۱ میں تمہارے درمیان اپنی عمر کا بہت سا حصہ گذار چکا ہوں اسیواسطے اللہ تعالے نے ما ضل صاحبکم ۲۷ فرمایا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے صاحب ہیں۔ اجنبی نہیں

چھٹا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا بفرض محال مان بھی لیا جاوے تو پھر بھی وقت نزول تمام دنیا کا موجود ہونا ممکن نہیں تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہوگا کہ یہ آسمان سے اترا ہے یا جھوٹا مدعی ہے پھر باوجود اسکے وہ اس سنت اللہ کے خلاف بھی ہے جو تمام انبیاء کے ساتھ اللہ تعالے کی ہے۔

اب میں آپکو دکھلاتا ہوں کہ مسیح ہی مہدی ہوگا اور کوئی نہیں ہوگا۔

اول۔ آیت استخلاف سے بلحاظ مثلیت خلفائے امت موسوی آخری خلیفہ ایک ہی ہونا ثابت ہوتا ہے نہ دو جیسے مسیح علیہ السلام ایک ہی تھا۔

دوسرا و آخرین منہم کا عطف ہے الامیین پر یعنی ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم اسلئے بھی رسول واحد ہی ہے

تیسرا حدیث لا مھدی الا عیسی بن مریم جسکو معترض خود مانتا ہے۔

چوتھا۔ پانچواں۔ چھٹا۔ حدیث لن تھلک امۃ انا فی اولھا وعیسی ابن مریم فی آخرھا والمھدی فی وسطھا۔ کنز العمال ۱۸۷

اب اس سے تو صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ مہدی گذر گیا اور مسیح اکیلا ہی ہے اسکے ساتھ کوئی مہدی نہیں اس حدیث کو تین جگہ سے اخذ کیا ہے (۱) ابو نعیم فی اخبار المھدی (۲) حاکم در تاریخ خود (۳) ابن عساکر۔ یہہ تین حدیثیں ہوئیں ان احادیث میں مسیح اور مہدی کے زمانہ کا بہت فاصلہ معلوم ہوتا ہے۔

ساتواں۔ ثم یھبط نبی اللہ عیسی و اصحابہ الی الارض

آٹھواں۔ فبینما کذلک اذ بعث اللہ عیسی بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء کنز العمال ۱۹۱

نواں۔ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ ۱۹۱

دسواں۔ ویحصر نبی اللہ عیسی و اصحابہ ۱۹۲ احمد فی مسندہ۔

گیارہواں۔ فیرغب نبی اللہ عیسی و اصحابہ الی اللہ عز و جل

بارہواں۔ ثم یھبط نبی اللہ عیسی و اصحابہ الی الارض ؍؍

تیرہواں حتی یاتی الشام مدینۃ بفلسطین فینزل عیسی فیقتلہ احمد فی مسندہ کنز العمال ۱۹۷

چودھواں۔ ینزل عیسی بن مریم امامھم فصلی بھم ابن عساکر کنز العمال ۱۹۸

اب ان احادیث میں مہدی کہاں ہے اور ۱۴ میں تو صاف صاف مسیح کا ہی امام ہونا ثابت ہے۔

پندرہواں۔ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم علی ملتہ اماما مھدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال طبرانی کنز العمال ۱۹۹

لیجئے اب بھی کوئی مفر ہے اب تو مسیح کو امام ہی صرف نہیں فرمایا بلکہ امام مہدی کہکر آپکا سارا جھگڑا طے کر دیا اب بھی اگر نہ سمجھو تو تم سے خدا سمجھے۔

سولہواں۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم مسلم کنز العمال ۲۰۲ امامکم فیکم یعنی وہی مسیح تمہارا امام بھی ہوگا۔

سترہواں۔ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم عیسی ابن مریم حکما مقسطا و اماما عدلا احمد فی مسندہ و ترمذی کنز العمال ۲۰۲

اٹھارہواں۔ کیف بکم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم بخاری کنز العمال ۲۱۲

کیا اب بھی اس حدیث کے معنی صاف ہوئے یا اب بھی وہی امام الگ ہی سمجھوگے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

انیسواں لا تقوم الساعۃ حتی ینزل عیسی بن مریم حکما مقسطا و اماما عدلا ابن ابی شیبہ فی کتابہ کنز العمال ۲۰۳

اب مولویصاحب اسکے مقابل آپ اپنی صدہا احادیث پیش کریں جنمیں مسیح و مہدی علیحدہ پائے جاویں۔ اور ساتھ ہی اسکے اور نعوذ باللہ قرآن مجید کی نص صریح کا بھی مقابلہ کر سکیں۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا اللہ ولا تخشوا الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ۔

سوال پنجم کسی حدیث کا موضوع ہونا الی آخرہ

یہہ سوال پہلے سوالوں سے بھی بڑھ چڑھکر مہمل ہے مولوی صاحب کو چاہئے کہ ایسی احادیث کی فہرست پیش کریں جنکو موضوع کہا گیا ہو اور جنکو صحیح مانا گیا ہو اور ان کے طرق ایک ہی ہوں — اور وہ مردود احادیث قرآن کریم کے مخالف بھی نہوں بعد آنے ایسی فہرست کے جواب لکھا جاویگا۔

وصلے اللہ علی سیدنا و مولانا و ہادینا محمد و احمد و علی آلھما و اصحابھما وسلم تسلیما کثیرا کثیرا والحمد للہ رب العالمین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق ہے فرق اتنا
کئے منعم تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اوس سے جو ہیں بہلائی
جو مانے تجھے اوس کا غم کہانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ کی حضوری

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اوسکے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے۔ اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔ ٹھگی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپکے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اسکا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا ہو اسلئے اسکے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے:-

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی۔ اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام کیا کہ بیرونجات کی سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بجنسہٖ نقل ہی کر دی۔ اور اسطرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دیئے۔ اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں۔ اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔ خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے۔ تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں۔ اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ:-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے۔ لہٰذا آپ مہربانی کر کے اتنی ڈبیہ بھیجدیں۔ تب اونکو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کہایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا۔ اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی اشتہار اسی قسم کا آپ کی نظر سے گذرے گا۔ تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے۔ اور اس اشتہار دینے والے کی منشا کیا ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے۔ یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونو کی قسمت پر منحصر ہے۔ جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے۔ کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ۔ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو۔ جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہوگا۔ اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ وجود نہ تہا۔ مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے۔ مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا۔ اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال بھی بنا لیوے تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے۔ مانا کہ دنیا وی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو۔ لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری ایک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھہ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو۔ یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھہ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہہ سمجھیں کہ یہہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت سے ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور مفرح عنبری کیلئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیے۔

حکیم محمد حسین قریشی
موجد مفرح عنبری
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونے والی بفضلہ یہی دوائی ہے۔ جسکا نام مفرح عنبری ہے۔ مورخہ ۱۸- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بال پھر عمر بھر نہ اگینگے

نیچے لکھی ہوئی بال اڑانیکی بے نظیر دوائی سے بال صفا کر نیکے بعد اس دوائی کو استعمال کرنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اگتے جگہ صاف اور ملایم ہوجاتی ہے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) اگر بال پھر اگ آویں تو قیمت واپس۔

بال اُڑانے کی بے نظیر دوائی

لگانے ہی ایک منٹ میں ہر جگہ کے بال بہ صفائی کمال بدون تکلیف دھو صفا ہو جاتے ہیں کھنٹی بالکل نہیں رہتی۔ جلن کا نام ونشان تک نہیں ہوتا دھڑتال اسمیں شامل ہی نہیں قیمت فی ڈبیا (۶ر) نمونہ ڈیڑھ (۱ر)

شرمندگی دور

جو لوگ سرعت..... سے بیمار ہیں اور خاص وقت پر شرمندہ ہو نیکے باعث مرنے کو ترجیح دیتے ہیں وہ ہماری ایجاد کردہ دوائی مہت باجی کرن اوشدھ ۱۲ قیمتی ۶۰ گولی تین روپیہ (سے) نمونہ کی ۲۰ گولی قیمت ایک روپیہ (عہ) کو استعمال کریں

ہمارا دعوےٰ

ہے کہ جس مضمون پر ہم کوئی رسالہ لکھیں اس سے پہلے اس مضمون پر ایسی کوئی کتاب موجود نہ ہوگی۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات میں سے کوئی منگوائیے تو دعوی کی تصدیق ہو جاوے گی۔

رسالہ سرعت انزال ۳ر + رسالہ حفظ ماتقدم طاعون ۷ر + رسالہ کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں ۲ر + رسالہ گھر کا حکیم ۲ر رسالہ دو ضع حمل ۶ر + رسالہ سوزاک ۸ر + رسالہ آتشک ۲ر + رسالہ بلیلا ۱ر رسالہ کیا ہم تندرست ہوں صحت اور درازی عمر کا راز ۲ر

اب کمزور نہ ہو گے

بعد فراغت ایک دو گولیاں کھالینے سے سستی سب کافور ہوتی ہے اداسی چکنا چور ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ..... کیا ہی نہیں ہے۔ اسکے استعمال سے جریان سرعت وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں تیر ممسک ہے قیمت ۶۰ گولی عہ + نمونہ ۲ر

امرت کی دھارا

المعروف بہ گھر کا وید تقریباً کل امراض کا حکمی علاج ہے بڑے بڑے دعویات کے بوجہ دار بکس اسکے سامنے ہیچ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ فہرست طلب کرکے ملاحظہ فرماویں۔ قیمت شیشی عہ نمونہ ۸ر

طبی اخبارات

دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر کا نمونہ ایک کارڈ بھیجنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

دیش اپکارک

ہفتہ وار ہندوستان بھر کے طبی اخبار وں سے زیادہ چھپتا ہے۔ اس میں امراض کی تشریح علاج وعلامات متفرق طبی نوٹ۔ حکماء ہند کے تجربات وہ اسلات کشتہ جات و برگ مجربات ادویہ کے خواص انگریزی ہندی یونانی حکمت کے رار و مقابلہ قارورہ کا وغیرہ کی شناخت وغیرہ وغیرہ کا ذکر ہونے کے علاوہ ہر خریدار کا سوال پایا جاتا ہے اور جواب دیا جاتا ہے۔ بلا فیس علاج قیمت سالانہ تین روپے (سے)

فیملی ڈاکٹر

ماہوار عورتوں کا اخبار ہے ایک صفحہ میں ۲ کالم اردو وہندی ہر عورت کے جاننے کے لایق طبی باتیں اس میں ہوتی ہیں قیمت سالانہ عہ

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ وایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر لاہور

ہم شرطیہ علاج بھی کرتے ہیں

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی ہے بمفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو ہی فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں۔ ان کے پس ماندگان کو بلا حیل وحجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرنا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھے گا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرنا چاہیے آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانے کا انتظام کریں۔ ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دے گا۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ کر پہونچانے پر اسپکٹس مذکور آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجا جائیگا گیان چند منیجر وایکچواری یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہیے

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا۔ اسکے استعمال سے کمی قوت باہ۔ دماغ کی کمزوری۔ خون کا کم پیدا ہونا۔ بدن کا کاہل رہنا۔ پٹھوں کی کمزوری بھوک کا کم لگنا۔ دماغی محنت کرنے والوں کے واسطے حقیقت میں بے بہا ہے۔ قیمت دو درجن عہ

طلا طلسمی۔ یہہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو نامش کر چکے ہیں خواہ کسی باعث سے۔ زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ۲ ماشہ دو روپیہ (عہ) جو ایک آدمی کیواسطے کافی ہے۔ اسکا نمونہ نہیں جاسکتا۔

نخل مراد۔ یہ وہ اعلےٰ قسم کی مٹھائی ہے جو مشک وعنبر ومیوجات ومقویات سے مرکب کرکے تیار کی ہے۔ جو چند روز میں اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کرکے باہ ودماغ ودل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے۔ بکس خورد عہ بکس کلاں عہ تین روپیہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمی بصارت۔ ناخونہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ آزمایش ضرور کیجیئے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ر

سنون دندان۔ درد دندان۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں میں کیڑا لگنا۔ دانتوں کا زرد ہو جانا۔ دانتوں کا سیاہ ہو جانا۔ گندہ دہنی کا ہونا۔ غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہو کر دانت مثل گوہر آبدار ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں۔ بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر وتیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم

محمد عبد اللہ وسعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

اگر آپکو عمدہ عطر وتیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوائیے۔ سو خوش ہو جاوگے۔

مختصر فہرست یہہ ہے

گلاب ۶ر سے عہ تک	مشک عنبر ۸ر سے صہ تک
کیوڑا ۲ر سے صہ تک	بہشت ۶ر سے صہ تک
موتیا ۶ر سے صہ تک	باندی ۶ر سے ہے تک
حنا ۶ر سے ؍ تک	حس ۶ر سے صہ تک
چنبیلی ۶ر سے صہ تک	ناگر تیل فی شیشی ۸ر

مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

تندرستی کا بیمہ

یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی کلان عہ خورد ۱۲ر محصول ڈاک علاوہ

جسکو کہ کمیکل اگزامینر اور کمسٹری اہل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کرپر صاحب ایف - سے - یس - اے - آر - یس - یم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے -

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا - پیٹ کا درد - نفخ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا - غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا یا اس کی وجہ سے جو بیماریان مثلاً اسہال پیچس - سوء ہضمی بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتے ہین - ان سب شکایتون کو فوراً فائدہ کرتا ہے - امتلائی - کھانسی یا دمہ درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریون کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلئے حالت تندرستی مین اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے -

ہزارون مین سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مینے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا - مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ فرمایئے -

جناب - حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندھ سے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپکے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے بلا ریب ہر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

جناب مولوی عبدالعزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کھلچی پور متعلقہ ایجنسی بھوپال بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئین خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے - مین اسکی بھی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بھی آپ ہی نظیر ہے - مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو ایبل بھیجکر ممنون فرمایئے -

ملنے کا پتہ ڈی نونہال سنگہ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

مفت مفت

... سرمہ آفتاب ... ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑھا کر ۵۰ ہزار پڑیہ کردی گئی ہے - ہر ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی - یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہورہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اسکے خریدار موجود ہین سیکڑون سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور حکیمون اور رئیسون اور عہدہ دارون کے موجود ہین - جنکے شایع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے - مفید ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا - یکم دسمبر سے صرف ۲۱ - دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگون نے منگائین - اس پر تجربہ کے بعد ۷۵ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہین - اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو - ہر مرض مین بیحد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائے نزول ماء مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہوگئے ہین کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین - جالا - پہولا - دہند غبار - سبل - پانی جانا - پڑبال - خارش - موتیا بند ابتدائی - سرخی ناخنہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے کہوتا ہے - بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض مین لگائے تو ازالہ مرض کیلئے اکسیر ہے - ایک تولہ سرمہ سال بہر زاید کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے - تاجرون اور دوافروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے - اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جاینگے - دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے - فرمایشات بذریعہ ویلیو پی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فیتولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فیتولہ ۸ر

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کے واسطے ہم نے سوتی لنگی اور شرچ اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابکدست کاریگرون نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور بازار مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہین ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے -

قیمت فی تہان قسم اول طول ۴ گز ۱۰ گرہ عرض ۱۴ گرہ عہ - قیمت فی تہان قسم دوم طول ۴ گز ۸ گرہ عرض ۱۰ گرہ عہ

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر محمد اعجاز علے مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی - دو مہینہ مین ہزار کتابین ختم ہوئین - یہ دوسرا اڈیشن ہے - قیمت ار **انیس خلوت** - (عورتون سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) قیمت ار - **دوستی** - ار **راستی تعصب** ار - **پانی** (استعمال کا طریقہ اور اسکی شناخت) ار - **نوکری** اور اس کا فرض ار - **ماں باپ کا استاد** - ار - **وقت اور محنت** ار - **علاج الطاعون** - (مفصل حالات ۲۸ باب مین درج ہین) ۲ر - **گفتگو** - ۲۶ طریقون سے مختلف لوگون سے بات کرنے کا بیان ۲ر - **معلم** - نوعمر لوگون کے لئے مفید نصیحتین اور ہر معمولی کام کرنے کا اچھا طریقہ - قیمت ۲ر - **مقدمہ بازی** ار - **خانہ داری** ار **گلزار حقیقت** ۰ر

ملنے کا پتہ

منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

احتیاط علاج سے بہتر ہے

ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون چیچک ہیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے - بیماری ہمیشہ کمزورون اور ان لوگون پر حملہ کرتی ہے جنکے ضعیف جثے اسکا مقابلہ نہین کر سکتے ہین -

اسکاٹس املشن

تمہارے جسمون کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بناکر انسداد مرض کرتا ہی ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا

{ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو
اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے}

{فروخت کے لئے سب دوافروشون کے ہان موجود ہے -}

{اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ
مینوفیکچرنگ کیمسٹس لندن}

خدا تعالےٰ کی قہری تجلّی کا نیا ظہور

خدا تعالےٰ کے راستبازوں کی تکذیب اپنے استہزا کبھی اچھے نتیجے پیدا نہیں کیا کرتا۔ ہمنے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں اللہ تعالےٰ کی اس قہری تجلّی کے نئے ظہور کا مختصر سا ذکر کیا ہے جسنے اٹلی میں ماتم برپا کر دیا ہے۔ چونکہ آسمانی سلسلہ کے لوازمات میں سے یہہ امر ہے کہ بعض امور اپنے میں ابتلا کا پہلو ساتھ ضرور رکھتے ہیں اسی وجہ سے باوجودیکہ اس تباہ کن زلزلہ کی خبر پر جو کوہ ویسوویس کی آتش فشانی کے ساتھ آیا عبرت حاصل ہونی چاہئے تھی مگر خدا سے دور لیجانے والی روحیں لوگوں کو یہہ کہکر گمراہ کر رہی ہیں کہ اٹلی کے زلزلہ کو قادیانی پیشگوئیوں سے کیا تعلق؟

افسوس یہ نادان اتنا نہیں جانتے کہ الہام الٰہی کل دنیا پر حاوی ہے اور حضرت حجۃ اللہ کی رسالت اپنے متبوع اور مخدوم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خادم ہونیکی حیثیت سے کل دنیا کے لئے ہے اور وہ الہام جو خدا تعالےٰ کے زور آور حملوں کا ہے اس میں صاف طور پر دنیا کا لفظ ہے جیسا فرمایا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

اب دنیا اگر کل معمورہ عالم سے مراد نہیں تو کیا کسی خاص قطعہ کو ہے؟ علاوہ بریں ۹ مارچ کو جو پیشگوئی نظم میں زلزلہ کی شائع کی گئی ہے اسمیں صاف طور پر آپنے فرمایا ہے

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے
کیسے اب غیرت اسکی کچھ تمہیں کھلائے گی
ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

ان دونوں شعروں پر غور کرو کہ عذاب کی نوعیت اور اسکی وسعت کو پہلے ہی بیان کر دیا ہے گویا کل عالم میں یہ عذاب ظاہر ہونے کو ہے۔

اٹلی کی تباہی اور بربادی کی خبریں ابھی تازہ ہی ہیں کہ امریکہ کے ایک اور قطعہ سے زلزلہ کے ذریعہ مزید تباہی کی خبریں پہونچی ہیں۔ اس سے پہلے بھی امریکہ کے ایک حصہ کولمبیا میں زلزلہ پنا قیامت خیز نظارہ دکھا چکا ہے اور فارموسا میں جو تازہ تباہی ہوئی ہے وہ بھولی نہیں۔ اب تازہ ترین خبریں سان فرانسسکو کے تباہ ہونے کی آئی ہیں۔ اسپر کچھ اضافہ کرنا فضول ہے صرف ان تار برقی کی خبروں کا درج کر دینا ہی اہل دل لوگوں کے لئے کافی ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جیسا کہ اپنے مامور و مرسل پر ظاہر کیا ہے پچاس ساٹھہ نشان ظاہر ہونے والے ہیں۔ میرا دل ڈرتا ہے کہ یہ سب وہ قہری نشان ہی نہ ہوں (خدا تعالےٰ محفوظ رکھے) لیکن اس سلسلہ میں جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں یہہ قہری تجلّیوں کا نمونہ ہیں۔ اسلئے خدا سے ڈر جاؤ اور اسکے مامور کی تکذیب سے باز آؤ تم کب تک خدا کی باتوں کو جھٹلاؤ گے۔ خدا آخر منوا کر چھوڑے گا مگر اسوقت کیا فائدہ ہوگا جب پوری تباہی اور بربادی ہو چکی ہوگی۔

لاہور کے ایک آریہ اخبار پرکاش نے پچاس ساٹھہ نشانوں کے الہام پر اپنی تازہ اشاعت ۱۷ - اپریل میں ہنسی کی تھی کہ "اگر یہ الہام پورا ہو گیا تو سمجھ لو دنیا کی خیر نہیں کیونکہ جب دو نشانوں نے ہی دنیا کو تہ و بالا کر دیا ہے تو پچاس ساٹھہ نشانوں کے شاید دنیا رہے ہی یا نہ"

اب وہ دیکھے کہ آیا الہام پورا ہو رہا ہے یا نہیں؟ مگر جنکے دل مسخ ہو چکے ہوں انہیں کون سمجھائے۔ ان تار برقیوں کا ترجمہ ناظرین کی عبرت کے لئے درج ذیل ہے۔

(۱) لنڈن - ۱۹ - اپریل۔ (بعد کی خبر) جنرل فنسٹن کمانڈر سانفرانسسکو نے کل شام کے وقت رپورٹ کی کہ ایک ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ ایک لاکھ آدمی بے خانمان ہیں خیموں اور غلہ کی اشد ضرورت ہے شہر کے اوپر تاریک دہوئیں کے بادل جہوم رہے ہیں۔ جو سمندر سے نظر آتے ہیں۔ گویا آتش فشان پہاڑ پھوٹ پڑا ہے

(۲) **غضبناک بربادی:** تمام عالیشان عمارات ہوٹل۔ تھیٹر بیٹھہ گئے۔ اور جلکر خاکسیاہ ہو گئے۔ جاپانیوں اور چینیوں کے محلے بالکل برباد ہو گئے ہیں۔

(۳) **زلزلہ کا اثر:** ریاست کیلیفورنیا کے شہر سینٹا روز مونٹرلی۔ گر گئے۔ اور ہاکسٹر برباد ہو گئے۔ اور بیسیوں آدمی مر گئے۔ سینٹا کروز میں دو سو آدمی مر گئے۔ اور دس ہزار بے گھر ہو گئے ہیں۔ سانفرانسسکو میں جہازوں کو نقصان نہیں پہونچا ہے۔ لیلینڈ اور سٹانفرڈ کی یونیورسٹیوں کو بھی بہت نقصان پہونچا۔

(۴) ۱۹ - اپریل۔ **امریکہ میں زلزلہ:** جنرل فنسٹن رپورٹ کرتے ہیں کہ سانفرانسسکو عملی طور پر برباد ہو گیا ہی اور آگ بے اختیار ہو رہی ہے اسوقت دو لاکھ آدمی بے خانمان ہیں۔ اشیاء خوردنی نایاب ہیں کیونکہ ذخائر غلہ سب برباد ہو گئے۔ گورنمنٹ اشیاء خوردنی کا ایک معقول مقدار بہیج رہی ہے۔ ہر شہر سے امداد چلی آرہی ہے سینٹ نے ۵ لاکھ ڈالر امداد کیلئے منظور کئے ہیں۔ ہوٹلوں کے رہنے والے بالکل محفوظ ہیں۔ البتہ شہر میں بہت سے آدمی مر گئے ہیں۔

(۵) (بعد کی خبر) شہر سانفرانسسکو کے تین حصوں میں ابتک آگ جل رہی ہے۔ شب گذشتہ کو چند عمارتیں ڈائنامیٹ سے اڑائی گئیں تاکہ آگ رک جائے لیکن اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔

(۶) **گرجوں اور بتیوں کی بربادی اور انکی ہمدردی** سانفرانسسکو کے تمام گرجوں اور بتیوں کے مکانات برباد ہو گئے ہیں۔ راک فلر اور دیگر کروڑپتی تباہ حال لوگوں کی دستگیری کیواسطے معقول رقوم بہیج رہے ہیں۔ (۷) (۲۰ - اپریل) مُردوں کا شمار اندازہ کیا جاتا ہے کہ سانفرانسسکو میں پانچہزار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن اس تعداد کی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔

ثناء اللہ امرتسری کی کرتوت

نہ پنداری کہ حشمتش رسم عیاری نمی داند
نماید آنچناں خود را کہ پنداری نمے داند

جب سے الحکم نے امرتسری مولوی فاضل کی تحریروں پر نوٹس لینا چھوڑ دیا ہے اسوقت سے اسکی شوخی اور بیباکی میں بیش از بیش اضافہ ہوا ہے۔ الحکم کا اسکی تحریروں پر نوٹس نہ لینا اسوجہ سے نہیں کہ وہ لاجواب ہوتی ہیں بلکہ محض اسوجہ سے کہ ؎

آنکس کہ بہ قرآن و خبر زو نرہی
این است جوابش کہ جوابش ندہی

امرتسری مولوی فاضل کی ساری محنت و مساعی کا خلاصہ چند چلتے ہوئے فقرے اور شعر ہوتے ہیں جو انہیں بے محل کہدینا اپنی قابلیت اور فضیلت کا مایۂ ناز سمجھتے ہیں۔ دوسروں کی تحریروں میں سے اصل مطلب اور سوال کو چھوڑ کر خارج از بحث امور پر گفتگو کرنا انکے لئے معمولی امر ہے۔ میر قاسم علی صاحب نے جس قابلیت کیساتھہ امرتسری مولوی فاضل اور سہسوانی بزرگ کے کمالات کو برہنہ کرکے رکھدیا ہے وہ اہل حدیث فرقہ کیلئے قابل غور ہے۔ سہسوانی صاحب کے پاس فاضل امروہی کا خط لیجانیوالوں میں سے ایک ایڈیٹر الحکم بھی ہے جو گفتگو سہسوانی صاحب نے اسوقت کی اور جسطرح پر اپنی کمزوری کا اظہار صاف لفظوں میں کیا اور جسطرح چھپ چھپکر فاضل امروہی کے پاس پہونچنے کا دعدہ کیا وہ ایک ایسا امر ہے کہ اب غالباً اسے طشت از بام کرنا پڑیگا۔ اسوقت امرتسری مولوی فاضل کو معلوم ہوگا کہ سہسوانی صاحب نے کیا کہا اور کیا کیا تہا بہرحال میری غرض اسوقت صرف یہ ہے کہ اب امور متنازعہ کا فیصلہ ایک جلسہ خاص سے ہی ہو سکتا ہے جسکا ذکر میرے محترم بہائی میر قاسم علی صاحب نے کیا ہے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی محمد بشیر صاحب کو حلف اٹھانیکے لئے امرتسر میں بلوائیں اور وہ شرعی حلف اٹھائیں تو ضمانت کے ساتھہ میں بھی ایکسو روپیہ انعام دونگا صرف اس حلف کیساتھہ اتنا اور اضافہ کریں کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر گیا ہے اور پھر وہی اتریگا اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعویٰ مسیح موعود میں جھوٹے اور مفتری علی اللہ ہیں۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔" اس قسم سے اس امر کا بھی فیصلہ ہو جائیگا کہ جو کچھ انہوں نے ظاہر کیا ہے وہ انکا دلی عقیدہ ہے کیونکہ میرے ساتھہ جو گفتگو انکی ہوئی ہے اسکا ذکر کیا جاویگا (انشاء اللہ) اس سے انکا یہ مذہب ثابت نہیں ہوتا بہرحال امرتسری مولوی فاضل ساری بحثوں کو چھوڑ کر اسی پر فیصلہ کر لے۔ اور خود بھی اعجاز احمدی کے اس چیلنج کے موافق فیصلہ کرلے تاکہ آئے دن کے جھگڑوں کا خاتمہ ہو اور جب صادق کی عزت ظاہر ہو۔ ایسی لمبی تمہید کر کے میر قاسم علی صاحب

ثناء اللہ امرتسری کا دجل

ہم نے ایک اشتہار جس کا عنوان یہہ تہا "مولوی محمد بشیر صاحب اہلحدیث کی خلوت اور جلوت کا راز" طبع کرا کر دہلی میں تقسیم کیا ہے۔ اور وہ اشتہار الحکم مورخہ ۱۷ - مارچ ۱۹۰۶ء میں بھی درج ہوا تہا چونکہ اس اشتہار کے ذریعہ سہسوانی بزرگ کے اس علم و فضل زہد و تقویٰ کا اظہار پبلک پر کیا گیا تہا جسپر اہلحدیث کو فخر ہے۔ اسلئے بہت سے نیم ملّاں ہمارے اس اشتہار سے کبیدہ خاطر ہو کر جہنجلا اوٹھے۔ جنمیں ثناء اللہ امرتسری بھی ہے۔ جو نہایت از خود رفتہ ہو کر اپنی عادت قدیمہ کے موافق اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۶ اپریل ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ - میں بڑی دلیری سے حق پر باطل کا ملمع چڑہا کر گندہ دہانی سے دجالی چال چلا ہے اور بیہودہ باتیں جو سراسر دجل اور کذب ہیں لکھکر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے اور اپنے دجل کے ثبوت میں مولوی محمد بشیر سہسوانی جامع علوم و فنون کا ایک خط نقل کر کے حق کو ملتبس کرنے کی کوشش کی ہے جس سے نامرادی اور ناکامی کے سوا کچھہ حاصل نہیں کر سکا۔ اور سہسوانی بزرگ نے بھی حسب مقولہ مشہور "دروغگویم بر روئی تو" سراسر جہوٹ اور شریرانہ تحریر لکھکر اپنے محسن امرتسری کو تشفی و تسلی دلائی ہے اسلئے ہم دونوں کے دجل کو طشت از بام کر کے امرتسری دجال سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی قول و فعل اہل حدیث کے ہوتے ہیں جو تم نے بیان کئے ہیں۔ اور برائے مہربانی وہ حلفیہ ہمارے اس مضمون کی تردید کر کے پبلک کو انتظار کی تکلیف سے مخلصی بخشیں۔

ناظرین ہم نے اشتہار مذکور میں سہسوانی کی دو تحریریں جو بتفاوت تین ماہ کے یکے بعد دیگرے لکی تہیں شائع کر کے سہسوانی بزرگ سے مع دیگر سوالات کے جواب طلب کیا تہا کہ ان ہر دو تحریروں میں جو ایک ہی قلم و زبان سے سرزد ہوئی ہیں اسقدر اختلاف کیوں ہے؟ سہسوانی نے تو ابتک کوئی جواب نہیں دیا مگر آپ کے نیم بسمل امرتسری نے سیاہ داغ کو مٹانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ہیں جس کا ذکر ہم آگے اسی مضمون میں کرینگے۔ اول ہم یہ دکھلاتے ہیں کہ وہ تحریریں سہسوانی کی کیا تہیں۔ سہسوانی مسمّی نے ایک خط المنان بن حضرت امروہوی دامت برکاتہم کے جواب میں ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو لکھا تہا جس کو صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا تہا کہ سہسوانی سید محمد احسن صاحب امروہی کو سچا مومن پکا مسلمان سمجھتا ہے چنانچہ اسکے خط میں مندرجہ ذیل فقرات اس خیال کو پختہ کرنے والے بلکہ یقین دلانیوالے موجود تھے۔ **اوّل** - شروع خط میں یہ فقرہ تہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" دو تین کتابیں مصنفہ امام الزمان علیہ السلام مولوی صاحب نے سہوانی کو بھیجی تہیں۔ جن کی بابت یہ لکھا "ہدایا مرسلہ وصول ہوا ممنون فرمایا" اور ملاقات کے بارہ میں یہ جواب دیا "مجھکو آپکی ملاقات کا شوق زائد از حد ہے" اور ارادہ مصمم ملاقات

قیامت خیز منظر - کل رات شہر تمام قیامت خیز تماشا چار حصوں میں ہولناک آگ لگ رہی تھی - اور بیس ہزار آدمی

کہتا اگر چند موانع اور مصالح کیوجہ سے قاصر رہا" معاف فرماویں" اور مصالح کی بابت جو مانع ملاقات ہوئے یہ رقم فرمایا "ان بعض مصالح کا حال پرچہ ہذا کی زبانی ظاہر ہوگا" اس خط کے مندرجہ بالا پانچون جملون کی دیکھہ لینے کے بعد سوائے کسی پلید طبع اور غبی و کودن کے ہر شخص یہ سمجھہ سکتا ہے کہ اس خط کا کاتب مکتوب الیہ کو مومن اور پکا مسلمان جانتا ہے۔ یہی تو کلمات دعائیہ جو مخصوص باہل اسلام ہیں۔ السلام علیکم۔ رحمۃ اللہ۔ برکاتہ سے خطاب کرتا ہے۔ ورنہ کسی دجال سے یا عیسائی۔ یا آریہ۔ یا ہندو یا مرتد۔ یا کافر کو بہی آجتک کسی مولوی نے خصوصًا علماء اہل حدیث نے یا فاضل امرتسری نے۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ۔ وبرکاتہ سے مخاطب کیا ہے؟ یا ایسی دعا لکھنے کی کوئی دلیل ہے؟ کفار کو بموجب حدیث ہمیشہ تحریر میں "السلام علی من اتبع الہدی" کے لکھے جانے کا قاعدہ و دستور مروج ہے۔

دوم۔ وہ کتابیں جنمیں حضرت اقدسؑ کے دعوی اور دلائل صداقت کی اشاعت تہی اونکو ہدایا و کا پاک لقب دینا صریح دلیل اسبات کی ہے کہ کاتب نے اونکو ہدیہ سمجہا تہا۔ ورنہ امرتسری ثابت کرے کہ اگر میزان الحق۔ یا تاریخ محمدی۔ یا امہات المومنین۔ یا ترک اسلام۔ یا تہذیب اسلام۔ یا تحفہ اسلام کے مصنفین یہ کتابیں ایڈیٹر اہلحدیث یا سہسوانی بزرگ کے پاس بہیجیں۔ جنمیں عیسائی مذہب کی تائید اور اسلام کی تکذیب وغیرہ کا بیان ہے۔ تو وہ اسکے جواب میں یہ جملہ لکہیگا کہ ہدایا و مرسلہ وصول ہوئے۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ثنا امرتسری سے یہ بعید تو نہیں مگر بذریعہ اخبار قبول کرے کہ بیشک ایڈیٹر اہل حدیث اور سہسوانی یا دیگر محدث یا ادنی مسلمان ہی کیون نہ ہو ضرور کسی آریہ یا عیسائی کو ایسی کتابیں بہیجنے پر یہی کلمات شرعًا ورواجًا لکہیگا۔ اور اس لکھنے کی کوئی دلیل بہی حدیث سے پیش کریں۔ اور ایسا نہیں کوئی نظیر بہی؟ تو پہر ہم اہل حدیث کے اسلام اور ایمان پر معترض نہ ہونگے۔

سوم۔ سہسوانی بزرگ نے مولوی محمد احسن صاحب سلمہ سے ملاقات کا شوق زاید از حد بیان کیا ہے۔ اور اسا نہ کی ارادہ بہی ملاقات کا مصمم کر لیا۔ مگر بعض موانع و مصالح سے ملاقات سے قاصر رہکر معافی کے خواستگار بہی ہوئے۔ اور پہر ان مصالح کو جو راز سربستہ کی طرح تہے زبانی حامل خط کے کہلا بہی بہیجا۔ (ان رازون کا افشا بہی ہم اگر ضرورت ہوئی تو کسی آیندہ مضمون میں جو اسکے جواب آنیکے بعد شائع ہوگا ضرور کرینگے) کیا یہ صریح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ کاتب مکتوب الیہ کو اپنا رفیق اور یار غار اور دلی دوست اور ہمراز دوبارہ صدق دعاوی حضرت مسیح موعودؑ سمجہتا ہے نہ کہ کافر دجال دشمن وغیرہ جیسا کہ امرتسری کا بیان ہے اور سہسوانی کی جلوت والی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر امرتسری یہ ثابت کردے کہ ایسے راز و نیاز کی تحریر خلوت میں دجال اور کفار سے بہی ہم لوگ کر لیا کرتے ہیں۔ اور پہر بہی ہم متقی اہل حدیث قاضی بنے رہتے ہیں تو خیر ہم تسلیم کرلینگے کہ متقیوں کی ایک قسم علاوہ کاذب[سلہ] متقیون کے ہے۔

بہی ہو چکا ذکر برخلاف قرآن و احادیث کی تفسیر ثنائی میں درج ہے۔
سہ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد

ان وجوہات سہ گانہ سے ایک معمولی استعداد کا انسان بہی سمجہ سکتا ہے بشرطیکہ وہ ابو الوفا جیسا مولوی فاضل نہ ہوگا کہ ایسی خط و کتابت ہمیشہ مسلمانوں اور دینداروں کے ساتہہ ہوا کرتی ہے نہ کفار نابکار سے۔

اب ہم سہسوانی کی وہ تحریر درج کرتے ہیں جو باعث ہوئی تہی ہمارے اشتہار مندرجہ الحکم کی اشاعت کی۔ ۲۹۔ ذیقعدہ کو راقم مضمون ہذا کے نام مولوی محمد بشیر صاحب کی ایک تحریر پہونچی جسمیں یہ جملہ درج تہا کہ "میں مرزا صاحب کو دجال کذاب کافر جانتا ہون" اس تحریر کے پہونچنے پر خواہ نخواہ ضرورت پڑی کہ اس عقیدہ کو سہسوانی بزرگ سے ہی حل کیا جاوے۔ کیونکہ "تصنیف را مصنف نیکو کند بیان" یہ دیکہ اس دو رنگی کا مطلب ہمکو سمجہا دیں گے کہ تین ماہ پیشتر تو آپ ذریات دجال کو ایک مومن مسلمان قرار دے چکے ہیں جیسا کہ وجوہات سہ گانہ مندرجہ صدر سے ظاہر ہے۔ آج کیا مار پڑ گئی کہ اونکے آقا کو کذاب دجال کافر کہنے لگے۔ اس کفر کے بعد ایمان کا سبب کیا ہوا۔ چنانچہ بذریعہ اشتہار مذکور یہ دونون پرچے اون کے درج کرکے مع چند دیگر سوالات کے شائع کئے گئے تہے۔ جنکا جواب امرتسری نے ۶ اپریل کے اخبار اہل حدیث میں زیر عنوان "دجاجلہ قادیانی اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی" اسطرح دیا ہے۔

(۱) مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی محمد بشیر صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکہا جسکو السلام علیکم سے شروع کیا جسکے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے بہی حسب اخلاق السلام علیکم سے جواب دیا" ازروئے اخلاق یہ اچہا بہی تہا۔

(۲) ازروئے حدیث یہود و نصاری کو السلام علیکم ابتداءً میں کرنا منع ہے اگر وہ ابتداء سلام کریں تو بعض علماء کے نزدیک وعلیکم السلام کہنا درست ہے۔

(۳) ایک حدیث متفق علیہ میں حکم موجود ہے کہ جب اہل کتاب تمکو السلام علیکم کہیں تو تم وعلیکم السلام کہا کرو۔ مولوی محمد بشیر صاحب کا یہی مذہب ہے۔

یہ تین جواب تو آپکے طبع رسا اور اجتہاد سے صادر ہوئے ہیں۔ ایک چوتہا جواب نقلی بزرگ معترض سہسوانی صاحب کیطرف سے درج فرمایا ہے۔ جسکو اسطرح شروع کیا ہے "چنانچہ مولانا صاحب (محمد بشیر) سے اصل ماجرا دریافت کیا گیا تو حضرت ممدوح نے جو جواب لکہا وہ بعینہ درج کیا جاتا ہے"

"مولوی محمد احسن صاحب مرید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جب مرزا صاحب کے ساتہ دہلی میں آئے تہے تو انہوں نے ایک خط بدیں مضمون میرے پاس بہیجا تہا۔ کہ مجہکو آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں حاضر ہون یا آپ کسیوقت میرے پاس تشریف لاویں۔ اوسکے جواب میں راقم نے لکہا کہ نہ آپ میری ملاقات کی لائق ہیں نہ میں آپکی ملاقات کی لائق۔ اور چونکہ اون کے خط میں سلام لکہا ہوا تہا تو اوسکے جواب میں راقم نے بہی سلام لکہا۔ اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے کہ میں انکو مسلمان جانتا ہون۔ میرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب اور اون کے سب معتقد کافر ہیں۔ اور جوابمیں سلام لکہنے کی وجہ یہ ہے کہ کفار کے ساتہہ ابتداء بالسلام ناجائز ہے اور سلام کا جواب دینا ایک جماعت اہل حدیث کے نزدیک درست ہے۔ کما ھو مصرح فی التفاسیر و شروح الحدیث فقط کتبہ محمد بشیر عفی عنہ"

کیون جی فاضل صاحب۔ ہمارے اشتہار کا ایماندار ی سے آپنے جواب دیا ہے اور انہیں جوابون کا ہمیں مطالبہ تہا۔ اے بے حیا اگر ساری باتون کو چہوڑ کر صرف سہسوانی پر ہی احسان کرنا تہا تو کچہہ دین و دیانت سے ہی کام لیا ہوتا۔ مناسب تہا کہ اپنے معمر بزرگ سے یہ پوچہتا کہ حضرت قبلۂ اہل حدیث کیا آپ نے خط مندرجہ الحکم مولوی محمد احسن صاحب کے نام لکہا ہے یا نہیں؟ ۔ اگر لکہا ہے تو اسمیں صاف درج ہے کہ "مجہکو آپکی ملاقات کا شوق زائد از حد ہے۔ اور ارادہ مصمم ملاقات کا تہا" اور اب آپ مجہکو لکہتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب نے شوق ملاقات ظاہر کرکے ملنا چاہا تو میں نے لکہہ دیا کہ "نہ آپ میری ملاقات کی لائق ہیں نہ میں آپ کی ملاقات کی لائق" کیا وجہ پیرانہ سالی اور نسیان خطا ہو گئے اور حافظہ درست نہیں؟ یا خط مندرجہ الحکم جعلی اور بناوٹی ہی افترا کے طور پر آپکے نام سے شائع ہوا ہے۔ مگر افسوس اس دغا اور حیا پر کہ حق کی مخالفت نے تمام عقلمند یار دین ذرا نہیں سوچا کہ پیر سہسوانی کیا لکہہ رہا ہے جس بات کا اپنی پہلی تحریر میں صاحب اقرار کر چکا ہے اوس سے اب انکار کرتا ہے۔ خیر امرتسری اب پہر حلفیہ اپنی جامع خون اور میان صاحب سہسوانی کے قائمقام سے بذریعہ خط مندرجہ ذیل جوابات لیکر شائع کرین۔

الف۔ خط اسمی فاضل امروہی سلمہ مندرجہ اشتہار "جلوت و خلوت کا راز" آپنے لکہا ہے یا نہیں؟

ب۔ اگر لکہا ہے تو اب اوسکی خلاف آپنے کیون لکہا کہ میں نے ملاقات سے انکار کر دیا۔

ج۔ اگر نہیں لکہا تو کیا یہ جعلی اور مصنوعی خط ہی جو امروہی سلمہ نے بنا ایڈیٹر الحکم نے آپکے نام سے شائع کر دیا۔

اگر میان صاحب کے خلیفہ خط مندرجہ اشتہار سے انکار کریں تو پہر طریق فیصلہ آسان ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم دہلی میں ایک جلسہ کرکے اصل خط کو اور اوسکے ساتہہ اور خطوط بہی مع دیگر زبردست ثبوتون کے اوس جلسہ میں پیش کرینگے اور خلیفہ صاحب سے بحلف شرعی دریافت کرینگے کہ یہ خطوط آپکے ہیں یا نہیں اگر میان صاحب کے قائم مقام نے خطوط سے انکار کر دیا اور ہمارے ثبوت بہی رد کر دیئے جو ہم جلسہ میں ہی اون خطوط کی بابت پیش کرینگے تو مبلغ ۵۰ روپیہ بطور تاوان مولوی صاحب سہسوانی کی حوالہ فورًا کر دینگے اور اپنے دعوے مفتریانہ خیال کرکے دستبردار ہو جاوینگے۔ اور اگر وہ خطوط خلیفہ صاحب کے ہوئے اور کوئی حیلہ اون کی بابت آپکے جامع متون بزرگ کا نہ چل سکا اور اوس میں ہی الفاظ لکہے ہوئے موجود ہوئے

جو حضرات صاحب مندرجہ اشتہار [illegible] ہیں تو سہسوانی بزرگ [illegible] بیشرح کا اقرار کرینگے بہ ثبت دستخط حضار جلسہ اس اقرار کو اپنی طرف سے طبع کراکر شائع کرنا ہوگا۔ یہ ہی قطعی فیصلہ اسی جلسے وغیرہ کے۔ دیکہو ابو الوفا صاحب! اگر تمکو کچہہ بہی شرم و غیرت ہے تو اس فیصلہ پر اپنے خلیفہ کو رضامند کر دو۔
تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد
ورنہ تمہاری ایمانداری مع تمہارے بزرگ سہسوانی کی اس سے بہی زیادہ پبلک پر کہولی جاویگی۔

دوسری بات خط مندرجہ اہل حدیث میں سہسوانی نے یہہ لکہی ہے "کہ جواب خط میں سلام لکہنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میں اونکو (احمدیون) مسلمان جانتا ہون" اسکے بارہ میں بہی آپ بزرگ کاتب کو یہ دریافت کرکے بتلادیں اور خود بہی اسپر کچہہ اپنی اجتہاد سے فتوی دیں۔ کہ جسکو اب کافر کہا جاتا ہے اوسکو محض السلام علیکم پر ہی اکتفا کرکے ازروئے اخلاق کریمانہ جواب نہیں لکہا۔ بلکہ رحمۃ اللہ و برکاتہ بہی اوسکے ساتہہ ہے۔ اگر کفار کو رحمۃ اللہ و برکاتہ کے دعائیں بہی اہل حدیث دیا کرتے ہیں تو مسلمانون کو کن الفاظ دعائیہ سے خطاب کرتے ہیں؟ اور یہ دعا اگر کفار کیواسطے ہے تو زہے نصیب ہمارے کہ دشمن بہی ہمارے لئے رحمت الہی اور برکات الہی و سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ ہمیں ایسے کفر سے انکار ہے۔ اور یہ دعوی محض جہالت سے یا بطور دفع الوقتی کے کیا گیا ہے کہ کفار کے سلام کا جواب وعلیکم السلام بلکہ رحمۃ اللہ و برکاتہ سے دینا ایک جماعت اہل حدیث کے نزدیک درست ہے۔ ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

بعد ازین ہم آپکے ہر سہ جوابات کو رد کرتا ہوں۔ سنئے اور خوب غور سے سنئے۔ آپنے لکہا ہے کہ ازروئے اخلاق السلام علیکم کے جواب میں کفار کو السلام علیکم سے جواب دینا اچہا ہے۔ دوم مسلم کی حدیث میں بعض علماء کے اجتہاد کرکے کفار کے جواب سلام میں وعلیکم السلام کہنے کا جواز ثابت ہے۔ اور ایک حدیث متفق علیہ میں جواز سلام کفار کا وعلیکم السلام سے ثابت ہے۔ افسوس ہے اس فضیلت اور حدیث دانی اور دروغ بیانی پر۔ کیا حدیث میں یہہ لکہا ہے کہ اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم السلام۔ علیکم کے آگے السلام کا لفظ آپنے کہان تحریف کرکے ملا دیا۔ یا رسول اللہ صلعم پر افترا کرکے پورا حیہ دجال کا لینا چاہا ہے۔ پہلے آدہی حدیث میں تو فقط فقولوا وعلیکم کا حکم ہے نہ سلام کا بہی جو دعا ہے۔ دیکہو نووی نے اسکی شرح میں یہ لکہا ہے "علماء کا اتفاق ہے اسپر کہ اہل کتاب کے سلام کا جواب دیا جاوے لیکن علیکم السلام نہ کہے اور نہ علیک السلام کہے بلکہ فقط وعلیکم کہے وہ بہی اوس صورت میں جبکہ وہ شخص خود ابتدا کرے بقدر ضرورۃ۔ فرقاۃ۔ اب کہو وہ کون علماء ہیں جنہون نے علیکم کے ساتہ السلام کا جواز بہی مانا ہے۔ اور یہ اخلاق آپکو کونسی آیت یا حدیث یا نبی کے حکم سے ہے کہ کفار کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے جواب دینا اچہا ہے۔ اسوقت اسیقدر پر اکتفا کرکے مضمون ختم کرتا ہون اور منتظر جواب ہون۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ راقم عاجز غلام [illegible] علی احمدی

استفسار اور انکے جواب

بخدمت حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دام اقبالہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ... جس علاقہ میں ہم نے کارخانہ لگایا ہے وہان اکثر وہابی رہتے ہین اور ہر وقت عجیب جیبی انکا کام ہے .... ایکدفعہ کسوف خسوف رمضان کی بابت تذکرہ ہوا .... توجواب مین انہون نے کہا یہہ حدیث نہین یہہ قول ہے .... دہوکا دینے کے لئے ایسا افترا ہرگز نہ کرنا چاہیے .. تحریر فرماوین کہ واقعی یہہ قول ہے یا حدیث - دوسرا حضرت صاحب نے دافع البلا کے حاشیہ میں حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف بہت ناجائز الفاظ منسوب کئے - کہ کنجریون سے تیل ملوایا کرتا تہا وغیرہ وغیرہ ...... جواب سے جلد سرفراز فرماوین - محمد الدین احمدی ولد میاں عبدالرحیم کارخانہ روئی شالکوٹ ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان

الجواب

السلام علیکم

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاۗءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۲۴

یعنے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو خدا تعالے پر جہوٹ بولے اور پہر کون ظالم زیادہ اوس شخص سے ہے جو سچائی کو جہوٹ کہے - وہ سچائی جب اسکو پہونچے - کیا ایسے کافرون کی جگہ دوزخ نہین ہے - ضرور ہے دنیا مین بہی اور آخرت مین بہی - آخرت مین تو عذاب ہوگا جو مخبر صادق خبر دیتا ہے - مگر مطابق اس آیت کریمہ کے اس دنیا میں بہی عذاب ہوگا -

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۱۵

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۱۷

یعنے جو اس جہان مین اندہا ہے وہ اوس جہان میں بہی اندہا ہی ہوگا - کیونکہ ظاہری آنکہون کا اندہا ہونا ہماری مراد نہیں بلکہ ہماری مراد تو دل کی آنکہون کا اندہا ہونا ہے -

جیسے متقی کا جنت دنیا سے ہی شروع ہوتا ہے اسیطرح بے ایمان بہی اپنا دوزخ یہان سے ہی اپنے ساتہہ لے جاتا ہے - جیسے فرمایا

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۳۰

مکذبین کے دل انکی اپنی کرتوتون کے سبب زنگ آلودہ ہوجاتے ہین پہر یہ نہ خیال کرین کہ ان کو لقائے الہی اور نعمائے الہی سے کچہہ بہرہ ملیگا ہرگز ایسا نہ ہوگا بلکہ چونکہ ان کی آنکہہ خدا بینی کا شیشہ زنگ آلود ہوچکا ہے اور آنکہہ بینا وہ ساتہہ نہین لائے اسلئے وہ لقائے الٰہی سے محجوب ومحروم رہین گے - اور اس محجوبیت ومحرومیت کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ داخل دوزخ ہون گے -

جب مکذبین ماموران اللہ پر اعتراض کرتے ہین تو ان کے وہی اعتراض گذشتہ صادقین پر بہی پڑتے ہین جو افترا کسی ایک راستباز پر بناتے ہین گذشتہ صادقین پر بہی وہی افترا پڑتا ہے - چنانچہ اسی کے مطابق اس مفتری مکذب نے حضرت اقدس حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیا پر جو اتہام افترا کا لگایا ہے اب دیکہو انہون نے کس کس راستباز کو اس افترا مین شریک کیا ہے -

وَيَسْــــَٔلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۱۴ قیامت کے دن ان افترا (سے) ضرور ...

(۱) دار قطنی - بیہقی وغیرہ ایمہ اہل حدیث کو جنہون نے اس حدیث کا اخراج کیا اور تمام دنیا کو بقول اس مفتری کذاب کے دہوکہ دیا کیونکہ حدثنا سے اسکو روایت کیا کتاب حدیث مین درج کیا کوئی صراحتہ اشارہ کنایہ اس کی طرف نہین کیا کہ یہ حدیث نہین بلکہ ایک قول ہے -

(۲) رواۃ اس حدیث کو جو صادق مانے گئے ہین -

(۳) سب سے بڑہکر حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ ائمۃ المجتہدین کو جنہون نے بقول مفتری معترض باوجود حدیث نہ ہونے کے اسکو سلسلہ حدیث مین بیان کیا اور تمام دنیا کو دہوکا دیا - نعوذ باللہ منہا -

(۴) اللہ تعالے کے قانون اور سنت اللہ کو جسکو اللہ تعالے نے خود بیان فرمایا

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۴ اللہ تعالے اپنے غیب پر تم کو اطلاع نہین دیا کرتا ہان (جسکو لایق رسالت سمجہتا ہے اوسکو) اپنی رسالت کے لئے منتخب کرلیتا ہے دوسرا فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۲۹ سوائے رسول کے جسکو وہ (اللہ تعالے) پسند ہی کرتا ہے اور کسیکو اپنے غیب پر غالب نہین کرتا - اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۲۱ اوس (موعود) گہڑی کا علم صرف اللہ تعالے کو ہی ہے -

اب اس سنت اللہ کے موافق بہی مفتری معترض کو چاہیے تہا کہ ایمان لاتا کیونکہ جو پیشگوئی تیرہ سو سال پیشتر کی گئی ہو اور وہ لفظ بلفظ پوری ہی ہوجاوے - اوسکے ماننے مین تامل کرنا نہ کسی عاقل کا کام ہے نہ مومن کا - اب ذرا اس حدیث کے حدیث اور سچی حدیث ہونے پر غور کرو -

اس حدیث کی صداقت پر سب سے اول اللہ تعالے نے قولاً مہر کردی - جیسے فرمایا

يَسْــَٔـلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِۨ الْمُسْتَقَرُّ ۲۹

منکر قیامت فاجر انسان پوچہتا ہے - کہ قیامت کے آنیکا کونسا وقت ہے (جواب ملا) جب آنکہیں چندہیا جاوینگی یعنے مرزا صاحب کے چمکتے دمکتے بیّن لاجواب دلائل جو اپنے دعوے پر شکوک وشبہات کی وبائی ہوا کو برق کی طرح جلا دینے والے ہونگے کہینگے تو ان کی سمجہہ کی آنکہیں جو جہوٹی اور سخت ظلمانی مسایل کی خوگر تہین اچانک اس روشنی سے پتہرا جاینگی -

بطور نمونہ تمثیلاً ان کے چند گندے اور شرک اور بغاوت اور کفر کے بہرے ہوئے مسائل میں یہان لکہہ دیتا ہون -

(۱) وہ مسیح علیہ السلام کو زندہ مانتے ہین - حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۴

محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایک رسول ہی ہے اور اس کے پہلے تمام رسول مر چکے ہین -

(۲) مسیح علیہ السلام اللہ تعالے کی طرح سوائی کہانے پینے کے زندہ ہیں - حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ۱۷

یعنے ہم نے انبیا کو ایسا پیدا ہی نہین کیا کہ وہ کہانا نہ کہایا کرین -

(۳) مسیح علیہ السلام پر باوجود دور زمانہ کوئی اثر فنا کا نہین - حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ - كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۱۷

یعنے ہم نے کسی بشر کے لئے جو تجہہ سے پہلے تہو اس عمر سے زیادہ عرصہ تک رہنا نہین بنایا جو اسکے گوانہ کے قانون قدرت کے مطابق تہی - (الخلد پر الف لام تخصیص کا ہے) - بہلا تو تویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو افضل الانبیا وفخر الرسل ہی مرجاوے اور یہ فضیلت تجہے نہ دی جاوے اور وہ (دوسرے نبی) اس قسم کی خلود کی فضیلت حاصل کرین کیونکہ ہرایک جی ہر آن مین موت کی طرف جارہا ہے -

(۴) مسیح علیہ السلام بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر چڑہ گئے اور ان کا رتبہ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بدرجہا بڑہ گیا - استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ - مگر اللہ تعالے اپنے رسولکریم سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کہ کفار نے آپ سے بہی آسمان پر چڑہنے کا معجزہ باصرار طلب کیا فرمایا کہ تو ان کو کہدے کہ

هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۱۵

میں تو بشر رسول ہون -

(۵) حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام واقعی مردہ زندہ کرتے تہے - حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے

هُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۲۵

یعنے وہی مردون کو زندہ کرتا ہے اور کوئی اسکی مانند نہین ذات مین نہ صفات مین نہ افعال مین نہ کسی اور امر مین -

(۶) مسیح علیہ السلام خالق بہی تہے - حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۱۳ -

لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْــــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۱۷

جنکو یہ مشرک خدا تعالے کا شریک بنا رہے ہین کیا ان لوگون نے کوئی ایسی چیز ہی پیدا کی ہے کہ جو خدا تعالے کی پیدا کردہ چیز کے ساتہہ مل جل گئی - بلکہ اللہ تعالے ہی ہر چیز کا خالق ہے وہ (شرکا) تو ایک مکہی بہی پیدا نہین کر سکتے - اگرچہ ساری جمع ہوکر کوشش کرین بلکہ وہ تو ایسے ضعیف ہیں کہ اگر مکہی ان سے کوئی چیز چہین کرلے جاوے تو وہ اس سے چہڑا بہی نہیں سکتے -

(۷) انکا منتظر مہدی جب آوے گا آتے ہی تلوار ہاتہہ مین لیکر قتل وغارت شروع کردیگا

اور غارت کار یہ ان مولویوں کو ہاتھ آوے گا اور یہ مولوی باوجود ایسی سخت کنجوسی اور حرص کے کثرت مال سے اسقدر سیر چشم ہو جاوینگے کہ پھر مال کو قبول ہی نہیں کرینگے مہدی کیا آویگا ان منتظرین مولویوں کا ایک بڑا بھارا حلوا آجاوے گا۔ مگر اللہ تعالے فرماتا ہے

وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظَالِمِيْنَ ۝ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غَافِلُوْنَ ۝

یعنے ہمنے کسی بستی کو عذاب سے ہلاک نہیں کیا مگر پہلے ان کو ڈرانے والے بہیجے گئے۔ جو ان کو انکے بداعمال کے بدنتایج سے ڈراوین اور ہم تو ظالم نہیں۔

تیرا رب جسکی ازلی صفت غیر منفک ہے اپنے بندون کو ادنے درجہ سے اعلے درجہ تک لے جانا اسکو تو لایق نہیں کہ وہ بستیون کو ہلاک کرے ان کے ظلم کے سبب اور ان کو خبر بہی نہ ہو یعنے پہلے ان کو انکے ظلمون سے خبر کر دیتا ہے اور ان کو اس کے بدنتایج سے ڈرا دیتا ہے۔

غرض ان کے بدعقاید بیان کرنے کا یہہ محل نہیں لہذا اسی پر اکتفا کی گئی ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا

توان کی رفع حیرانی کے لئے وہ رؤف رحیم ذات الہی نے ماہتاب و آفتاب کی شہادت پیش کردے گی یعنے تیرہوین رمضان کو جو ایام مقررہ خسوف قمر سے پہلی رات ہے پہلی ہی رات یعنی رات کے شروع سے ہی خسوف قمر شروع ہو جائیگا۔ اور لفظ اول لیلۃ کو دونون طور پر پورا کردے گا اور آفتاب کا کسوف اٹھائیسوین تاریخ رمضان کو یعنی ایام مقررہ کسوف سے ٹہیک نصف پر ہوگا یعنے اٹھائیسوین تاریخ کے نصف روز دوپہر کے وقت کسوف ہوگا۔ اس شہادت کے گذرنے پر جو بالکل بے لوث اور غیر مشتبہ شہادت ہے سمجھدار بے تعصب خداترس انسان بے اختیار کہہ اٹھیگا کہ اب انکار کی کوئی گنجایش نہین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ایسی شہادت کے گذرنے پر بہی اگر نہ مانین گے تو انپر عذاب طاعون بہیجا جاوے گا جس سے کہین بہی ان کو پناہ نہین ملے گی۔ یعنی جیسی یہ دونون شہادتین ایسی زبردست ہین کہ ان کے ہوتے ہوئے بحث وانکار کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور معترض بلکہ جحود کرنے والا بہی اب بہاگ نہین سکتا۔ اگر اسپر بہی نہ مانینگے تو عذاب بہی اسی قسم کا بہیجا جاوے گا جس سے کہین بہی پناہ نہین ملے گی کیونکہ اس شہادت سے حجت پوری ہو جاوے گی۔ اور فرد جرم لگ جاوے گا۔* چنانچہ فرمایا

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

یعنے جب منکرین پر فرد جرم لگ جاویگا ہم وہ دابۃ الارض (طاعون) انکے فائدہ کے لئے نکالینگے وہ انکو زخمی کریگا اسلئے کہ انہون نے ہماری عظیم الشان اور کثیر التعداد نشان دیکہکر بہی ہمارے مرسل کو نہین مانا۔ منکرین کا فائدہ طاعون سے یہہ ہے کہ تا قہری نشان دیکہکر اللہ تعالے کی طرف رجوع کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لاکہہ سے زیادہ آدمی اس قہری نشان کو دیکہکر ایمان لائے۔ دوسرا جو اس نشان مین خود ہلاک ہوے وہ بہی آیندہ شرارتون مین بڑہنے سے بچ گئے اور قہری نشانون سے ڈرانا بہی سنت اللہ ہی ہے

وَمَا اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَخَذْنَا اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝

جب کبہی ہم کسی نبی کو کسی بستی مین بہیجتے ہین تو اوس بستی پر عذاب بہوک اور بیماریاں بسبب ان کی شامت اعمال وانکار کے بہیجیا کرتے ہین۔ اور اس عذاب کے بہیجنے سے بہی ہماری غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ ان قہری نشانات کو دیکہکر طغیان اور سرکشی سے باز آکر اللہ تعالے کے دربار مین گڑگڑاوین۔

پہر اللہ تعالے نے اس حدیث کی صداقت پر فعلی مہر بہی اپنے وقت پر یعنے ٹہیک ٹہیک الفاظ حدیث کے مطابق لفظ بلفظ پوری کرکے دکہا دی جسکی تشریح مفصل بیان کی گئی۔

پہر اس حدیث کے الفاظ مین ایک اور عظیم الشان طاقتور بے نظیر تحدی ہے کہ خدا کے منکر دہریہ کے لئے بہی اتمام حجت ہے۔ اور سوائے عالم الغیب والشہادۃ کے کوئی بہی ایسے تحدیانہ دعوے نہیں کرسکتا۔ اگر اس حدیث کا اور کوئی بہی ثبوت نہ ہوتا اور اسکا ابہی وقوع بہی نہ ہوچکا ہوتا تب بہی ایک خداترس انسان کو اس کے حرف تحدیانہ الفاظ سے ہی خوف آجاتا

چنانچہ عبارت اصل حدیث یہ ہے۔ ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السماوات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس منه ولم تكونا منذ خلق السماوات والارض دارقطنی صفحہ ۱۸۸ باب صلوٰۃ الکسوف۔

یہہ بڑی پختہ بات ہے کہ ہمارے مہدی کے ثبوت دعوے کے لیے (ثبوت دعوے انجعد انکار ردیا جاتا ہے یعنے جب اس کے دعوے کا انکار کیا جاوے گا) دو عظیم الشان نشان ہین اور جب سے یہ آسمان و زمین پیدا ہوئے کسی مہدی کے انکار پر اسکے ثبوت دعوے کے لئے یہہ دو نشان ظاہر نہین ہوئے خسوف قمر اور کسوف شمس رمضان مین ہوگا (جسکی تشریح پیشتر کی گئی ہے۔) پہر دوبارہ اس تحدی کو موکد کیا گیا ہے کہ جب سے اللہ تعالے نے زمین و آسمان پیدا کئے کسی مہدی کے لئے یہ نشان ظاہر نہین ہوے۔ اب جائے غور ہے کہ سوائے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ کے کسی انسان کی طاقت ہے کہ ایسی سخت تحدی ایسے زور کے ساتہ کرے۔

ذرا غور توکرو کہ دنیا مین سوائے اسلام دنیا کے کل مذاہب اسلام کے مخالف اسکے استیصال کے درپئے ہین۔

اور یہ حدیث قبل وقوع بہی جگا دینے والی اور دل کو ہلا دینے والی تہی تیرہ سو برس میں کسی نے کوئی خسوف کسوف قدیم وجدید جنتریوں یا موجودہ اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق نہین دکہایا نہ دکہانیکا دعوی کیا نہ اسکی مخالفت پر قدم اٹہایا بلکہ صرف جہوٹا دعوے بلا دلیل بہی نہین کیا کیونکہ یہ حدیث ایک رعب اور ہیبت صداقت اپنے اندر رکہتی ہے۔ باوجود اس کے آج جو اسلام کی مخالفت کی آگ آسمان تک پہونچگئی اور تمام قومین ناخن تک اسلام کے استیصال کے لئے کوشش کررہی ہین اور یہ پیشگوئی بعد وقوع بذریعہ اشتہارات واخبارات ورسایل وکتب لاکہون انسانون مخالفون مین مشتہر بہی ہوچکی اب بہی کسی نے کوئی خسوف کسوف کسی گذشتہ زمانہ کا جنتریون سے اور تواریخ سے نکالکر نہین دکہایا بلکہ دکہانے کا دعوی بہی نہین کیا مفتری معترض ساری دنیا کے مکذبین سے اگر بڑا بہادر مکذب ہے تو وہی حدر میدان بنکر کوشش کرکر کسی ایسے خسوف کسوف کا حوالہ دے مگر وہ کبہی بہی نہین دکہلا سکیگا اگرچہ وہ اسی محنت مین کوشش کرتا کرتا مر بہی جاوے۔ اور اگر وہ ساری دنیا کو اس کام کے لئے اپنے ساتہ شامل بہی کرلے ہرگز نہین دکہلا سکیگا۔

پہر اس حدیث کی تحدی مین ایک اور بہی عظمت ہے وہ یہہ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوے ایسا خسوف کسوف کبہی نہین ہوا۔ کیا آسمان و زمین کی پیدایش کے وقت تک کا دعوے کسی انسان کا کام ہے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ قول کسی انسان کا نہین بلکہ اللہ تعالے کلام ہی ہے بے ریب اللہ تعالے کا کلام ہے جو بذریعہ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى بیان کیا گیا۔

اگر مفتری کے مذاق پر اس حدیث کو معاذ اللہ بعد قول ہی فرض کر لیا جاوے۔ تاہم مفتری کا فرض تہا کہ اگر اس مین رائی کی برابر بہی ایمان ہوتا تو بعد وقوع اس حدیث کو ضرور ہی مان لیتا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے یعنی

اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

مومن کا کام ہے کہ وہ ہر ایک بات کو سن لیتا ہے اور جو عمدہ بات ہو اسکو مان لیا کرتا ہے۔

اَلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یعنے متقی وہ ہوتے ہین جو ہر ایک چہپی ہوئی چیز مان لیتے ہین یعنی ہر ایک مخفی بات کے ماننے کا مادہ اون مین ہوتا ہے کیونکہ انسانی معلومات متناہی ہین اور دعا دنیر جیسا حق ہے دعا کرنیکا اوسی طرح لگے رہتے ہین اور جو جو سامان اسکی تحقیق کے ہمنے اسکو دئے ہین اعضا قوی حواس مال وغیرہ سب کو خرچ کرتے ہین یعنے صرف مان لینا ہی خوبی نہین۔ نہ صرف مان لینے سے کوئی حق اور حقیقت تک پہونچ سکتا ہے بلکہ اس کی تحقیق کے تمام مراحل طے کرتے اور باوجود اسکے دعا بہی کرتے ہین۔

پس ثابت ہوا کہ حدیث کسوف خسوف والی فی الواقع حدیث ہے اور مفتری کا حضرت اقدس مرزا صاحب کی نسبت افترا کا کرنا خود افترا ہے۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔

دوسرا حضرت صاحب نے دافع البلاء مین ہرگز ہرگز حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت تحقیر نہین کی مین زیادہ صفائی کے لئے پہلے عبارت دافع البلاء ٹائیٹل پیج صفحہ چہارم

* نوٹ: آیت شریف مع مفصل تفسیر کے الحکم مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ کالم ۳ پر شائع ہو چکی ہے وہاں سے تفصیل دیکہ لو۔

کی لکھتا ہوں جسکو مفتری نے مرزا صاحب پر بہتان لگانے کے لئے تحریر کر کے یہود کے بھی کان کاٹے۔

عبارت یہہ ہے

انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰ نبی کو اسپر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اسکے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ انتہی۔ تعصّب کا ستیاناس ہو انسان کی آنکھ پر کیسی تعصّب کی پٹی باندھ دیتا ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا۔

لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ؁ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ؁

یعنی ان کے دل تو ہیں مگر انکو دینی امور کے سمجھنے میں نہیں لگاتے انکے آنکھیں تو ہیں مگر ان سے سچائی کو دیکھنے کا کام نہیں لیتے۔ ان کے کان تو ہیں مگر حق کے شنوا نہیں ہوتے ہیں اگرچہ وہ تجھے دیکھتے ہیں مگر وہ اس سے بصارت حاصل نہیں کرتے +

اب اس عبارت میں کہاں لکھا ہے کہ حضرت مسیح فی الواقع تیل ملواتے یا نامحرم عورتوں سے خود ہی مس کیا کرتے تھے۔ یحیٰ علیہ السلام کی نسبت نفی کی گئی ہے کہ ان کی نسبت کبھی ایسے کلمات سُنے نہیں گئے مگر یہ نہیں لکھا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ارادہ سے کسی نامحرم عورت سے مس کرتے تھے۔

دوسرا اگر ان عورتوں کا تیل ملنا سچ بھی ہو تو اس کے مجرم حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتے کیونکہ اس سے انکا ارادہ نہیں پایا جاتا اور نہ ارادہ کیطرف حضرت مرزا صاحب نے کوئی اشارہ کیا۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب نے باوجودیکہ انجیل سے پڑھ چکے تھے پھر بھی ان الفاظ کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہیں کیا اور اسکا درجہ سنی سنائی بات تک ہی رکھا۔ شاید مفتری اس آخری فقرہ پر زور دے

کہ (اسی لئے حضرت مسیح کا نام حصور نہیں رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔) یہہ حضرت کی عبارت یقین ظاہر کرتی ہے۔ مگر اس میں بھی حضرت مسیح پر کوئی زد نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی حکمت جو احکم الحاکمین ہے اسی کی مقتضی ہوئی تاکہ قرآن مجید اس اعتراض سے محفوظ رہے کہ اناجیل میں حضرت مسیح کی نسبت ایسے الفاظ ہیں پھر باوجود ایسے قصص کے وہ حصور کیونکر ہوسکتا ہے چونکہ اسی زمانہ کی تواریخ بھی ایسے واقعات سے سوائے اناجیل کے ساکت ہے اور اناجیل میں نادانی سے باوجود عیسائی ہونے کے مصنفین اناجیل نے مسیح کی بیہودہ تو فانہ اطرا اوڑانے کے لئے ایسے قصے بھر دیئے اور بالمقابل یہود دشمن اور بھی نکتہ چین تھے خدا جانے انہوں نے کیا کیا اعتراض کئے ہونگے اسلئے اللہ تعالےٰ نے اس لفظ حصور سے پرہیز کی۔

باوجود اس کے اللہ تعالےٰ جو علیم وخبیر عالم الغیب والشہادۃ رب العٰلمین رحمٰن الرحیم ہے۔ اِنَّ رحمتی وسعت کُلَّ شیٔ و اللہ ذو الفضل العظیم جو وہ ہمیشہ اپنے ضعیف بندوں کو عذاب سے بچانے اور نعیم مقیم میں داخل کرنے کے لئے اپنی آیات دکھاتا رہتا ہے۔ اس نے خود ایسے اعتراض ایسے لوگوں پر رکھد یئے جنکو بالآخر لوگوں نے خدا بنانا تھا تاکہ لوگ شرک کی آگ سے بچیں۔ حضرت مسیح پر جسقدر اعتراضات اناجیل کے مطابق وارد ہوتے ہیں ان میں سے ایک ایک بھی انکی خدائی کا ثبت توڑنے کے لئے کافی ہے۔ اور یہی حال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے کہ حسب مذاق شیعہ بجائے معبود ہونے کے انکا مومن ثابت کرنا بھی قرآن مجید کی رو سے معاذ اللہ مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

تعصب کا ستیاناس ہو ذرا بھی سوچنے نہیں دیتا اور خوبی کو بھی بدی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس عبارت میں حضرت مسیح علیہ السلام کا کسقدر ادب کیا کہ وباوجودیکہ یہہ الفاظ حضرت مسیح کی نسبت اناجیل میں موجود تھے مگر مرزا صاحب نے بلحاظ ادب انکو بعینہ نقل کرنے سے بھی احتیاط کی اور مرزا صاحب کے ادب نے اجازت نہ دی کہ وہ الفاظ اثبات کے رنگ میں نقل کر دیتے مثل مشہور ہے کہ نقل کفر کفر نہ باشد اگر مرزا صاحب ان عبارات کو بعینہٖ بھی نقل کر دیتے تاہم ان پر کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ وہ بیان واقعہ تھا

اور بیان واقعہ کا نام نہ تحقیر ہے نہ سب وشتم جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ؁ -

یعنے لوگ جنکو خدا تعالےٰ کے سوا پکارتے ہیں انکو گالی نہ نکالو مگر خود قرآن مجید میں ہے کہ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؁

یعنے تم اور تمہارے معبود سوائے اللہ تعالےٰ کے دوزخ کا پتھر ہیں کیا اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ گالی ہے ہرگز نہیں باوجود اس کے کہ ان عورتوں کے افعال کا ذکر نفی میں کیا ان افعال کو بھی حضرت مسیح کیطرف منسوب نہیں کیا یعنے یہہ نہیں لکھا کہ حضرت مسیح ایسا کرواتے تھے یا اسپر راضی تھے بلکہ وہ عورتیں ایسا کرتی تھیں افسوس کہ مفتری بجائے اس کے کہ اس عبارت سے کمال ادب جو حضرت مرزا صاحب نے حضرت مسیح کا کیا ہے نکالتا از دست بے ادبی کا اعتراض کرنے لگا مگر یہہ اللہ تعالےٰ کا اشتہار جنگ ہے جو ہمیشہ اپنے دوستوں کے اعدا کو دیا کرتا ہے

كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ؁ حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر اللہ تعالےٰ اسیطرح مہر کر دیا کرتا ہے۔

اب مفتری اللہ تعالےٰ کا خوف کر کے ان جوابات پر غور کرے اور چشم انصاف سے دیکھے اور اللہ تعالےٰ سے دعائے ہدایت صراط مستقیم کرے تو اُمید ہے کہ ان دونوں افتراؤں سے توبہ کرے گا۔ وما توفیقی الا باللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

حکیم فضل دین

---

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قرآن مجید بوسیدہ یا ناقص ہو جاوے تو اسکو کیا کرنا چاہیئے۔ جلانا بہتر ہے یا دفن یا دریا برد کرنا۔

عبد المجید احمدی از اٹاوہ

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایسے اوراق اور انکے مثل جلا دیئے گئے تھے۔ جیسے بخاری صفحہ ۱۶۲ جلد ۳ باب جمع القرآن سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسلئے بہ نسبت دفن و دریا برد کرنے کے جلانا بہتر معلوم ہوتا

ہے کیونکہ علی العموم صحابہ کرام نے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں کیا حالانکہ السابقون الاولون موجود تھے اور اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنیکا حکم دیا ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ؁

یعنے پہلے پہل آگے بڑھ جانے والے مہاجرین اور انصار اور جن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھکر ان کی پیروی کی اللہ تعالےٰ ان پر راضی اور یہ اللہ تعالےٰ پر راضی۔ پس ان کی پیروی جلا دینے میں ہی معلوم ہوتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

حکیم فضل دین

استفسار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... ایک مخالف مولوی صاحب..... نے چند شکوک پیش کئے ہیں۔ انکے جوابات لکھکر الحکم یا بدر میں شائع کرا دیں۔

(۱) جن بزرگان دین کے اقوال سے وفات مسیح کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ سب کا یہ مذہب ہے کہ حضرت عیسےٰ آسمان سے نازل ہونگے وفات میں اختلاف ہے اور نزول من السماء میں اتفاق لہذا ہماری شق زیادہ قوی ہے۔

(۲) احادیث اور اقوال تمام متقدمین سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ دجال ایک شخص ہے۔ مرزا صاحب کی تاویلات زیادہ رکیک اور معتقدات جمہور کے خلاف ہیں۔

(۳) احادیث اور بزرگان دین کے اقوال ومعتقدات سے یہ بات بوضاحت ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کفار سے لڑینگے آپ کے اس دلائل کے تحریری ابطال کا معقول ثبوت نہیں صرف یضع الحرب وغیرہ حدیث کا ایک دو فقرہ پیش کرنا صدہا احادیث کے مقابل قابل نہیں۔

(۴) حضرت عیسےٰ ع و حضرت مہدی دو علیحدہ شخص ہونگے اسکے جواب میں صرف لا مہدی الا عیسیٰ کے سوا صدہا احادیث نظر انداز کر دیجاتی ہیں۔

(۵) کسی حدیث کا موضوع ہونا بھی اگرچہ ممکن ہے مگر جن حدیثوں کو موضوع کہکر رد کر دیا جاتا ہے وہ بھی بالکل اسی طریقہ سے ہم کو پہونچی ہیں جس طریقہ سے دوسری احادیث جنکو آپ صحیح مانتے ہیں

اور پھر لطف یہ کہ جو احادیث آپکے مدعا کے خلاف ہیں وہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور آپ کے مفید مدعا بہت کم ہے۔

اکبر شاہ خان از نجیب آباد

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سوال اول کے دو شق ہیں۔ وفات مسیح مختلف فیہ ہے۔ و نزول من السما متفق علیہ۔

یہہ عجیب دہوکہ ہے جس امر کی شہادت اللہ تعالےٰ دے اللہ تعالےٰ کی سنت قدیمہ مستمرہ دے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دے صحابہ بالاتفاق دیں ائمہ اربعہ بالاتفاق دیں۔ بزرگان دین دیں۔ وہ امر مختلف فیہ قرار دیا جاوے۔ مولوی صاحب معترض نے کوئی ثبوت اختلاف کا پیش نہیں کیا کہ ائمہ اربعہ فقہا اور ائمہ حدیث سے کون کون قایل ہے حیات مسیح کا۔ چونکہ معترض وفات مسیح کو مختلف فیہ مانتا ہے تو اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ وفات مسیح کے قایل معترض کے نزدیک بہی بہت سے ائمہ ہیں اب حیات کے جو لوگ قایل ہیں انکا ثبوت دینا معترض کا ذمہ ہے۔

دوسرا جب قرآن مجید میں وفات مسیح کا ثبوت موجود ہے سنۃ اللہ میں موجود ہے تمام صحابہ کا اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ اور وہ ایمہ بہی قایل ہیں جنکا معترض بہی قایل ہے کیونکہ اختلاف کا وہ قایل ہے۔ تو اتفاق کسطرح ہوا۔

تیسرا ہم ذمہ وار ثبوت وفات مسیح نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم تو ایک ایسے امر کے قایل ہیں جس کی سنت اللہ قولاً و فعلاً گواہ ہیں یعنے آدمی پیدا ہوتا اور مر جاتا ہے اور ہر آن اس کے اجزا فنا کی طرف برابر چل رہے ہیں۔ اور کوئی انسان بلا پورا ہونے ضروریات انسانی کے زندہ ہی نہیں رہ سکتا اور کہ کوئی اس موجودہ حالت کا انسان آسمان پر جاہی نہیں سکتا۔ آسمان تو دور ہے صرف کوہ ہمالیہ کی اعلےٰ چوٹی پر بھی اب تک باوجود بڑی بڑی کوششوں کے کوئی انسان نہیں پہونچا۔ جب آسمان پر جانا ہی ثابت نہیں ہوتا پھر نزول کہاں سے ہوگا۔ کیونکہ نزول تابع صعود ہے۔ جبتک صعود ثابت نہو نزول من السماء کی بحث ہی فضول ہے۔ پس جو شخص مدعی خلاف فطرت خلاف سنت قدیمہ مستمرہ الٰہی خلاف تمام دنیا کا مدعی ہے وہ اپنے دعوے میں ذمہ دار ثبوت ہے مثلاً ایک آدمی تو قایل ہے کہ تمام انسان پیدا ہوتے اور ایک حد تک زندہ رہ کر مر جاتے ہیں تو اس کے دعوے کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل طلب نہیں کی جاویگی کیونکہ یہ ایک معمولی اور بدیہی امر ہے یا مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میرا مکان صرف لکڑیوں سے یا اینٹوں سے بنا ہوا ہے تو اس سے کوئی شخص ثبوت نہیں مانگتا۔ لیکن اگر ایک شخص کہے کہ میرا مکان ایک دانہ موتی کا بنا ہوا ہے تو اس سے ثبوت طلب کیا جاویگا۔ پس اس لحاظ سے معترض ذمہ دار ہے کہ کامل ثبوت حیات مسیح اور اس کے صعود علے السما کا دے اور وہ ثبوت ایسا ہو کہ اسمیں کسیکا اختلاف نہو ورنہ وہ قابل شنوائی نہوگا کیونکہ جب ایک معمولی امر کو معترض بسبب اختلاف کے جو اس کے وہم میں اختلاف ہے قابل قبولیت نہیں سمجہتا تو پہر خلاف فطرت امر کے ثبوت کے لئے تو ثبوت بہر حال نہایت قوی چاہئے جس میں ذرا بہی شک کرنے کی گنجایش نہو۔

چوتھا اللہ تعالےٰ کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں ہوتا مسیح علیہ السلام کو اتنی مدت زندہ رکہنے اور آسمان پر محفوظ رکہنے کی کوئی حکمت بہی ضرور ہونی چاہئے جسکو مخالف لوگ بیان کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں نازل ہو کر اسلام کو تمام دنیا میں پہیلا دے گا۔ کیا اللہ تعالےٰ مسیح جیسا آدمی دوسرا پیدا نہیں کر سکتا؟ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ خدا تعالےٰ کی قدر ان حق قدر یہہ نہیں کرتے اللہ تعالےٰ بڑا قوی اور غالب ہے ملائک اور آدمیوں سے جسکو چاہے رسالت کے لئے برگزیدہ کر سکتا ہی بہر حال یہ عجیب قول ہے جو کسی عاقل کی سمجہ میں نہیں آسکتا ہمیشہ ہر ایک سلطنت کا قاعدہ ہے کہ جو جنرل بڑا کامیاب مظفر و منصور ہو اوسی کو مشکل مہم پر روانہ کیا جاتا ہے سو مسیح علیہ السلام کی کامیابی کا حال جو اناجیل میں لکہا ہے یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ۱۲ آدمی تیار کئے تہے جب مصیبت کا وقت آیا ایک نے ۳۰ درم لے کر اپنے نبی کو دشمنوں کے قبضہ میں کرا دیا دوسرے نے لعنت سان تین دفعہ لعنت بہیجی اور اپنی بیزاری ظاہر کی اور باقی تتر بتر ہو گئے جس جنرل سے ایک شہر کے لوگ بہی فتح نہ ہو سکے کیا یہ مقتضائے حکمت الٰہی ہے کہ اس کو تمام دنیا کی عظیم الشان مہم کے لئے بٹہا رکہے جس زمانہ کے فتنہ سے تمام انبیا حضرت نوح سے چلکر آخیر ختم الانبیا اصفی الاصفیا صلے اللہ علیہ وسلم تک اپنی امتوں کو ڈراتے رہے

پانچواں وفات مسیح کے متعلق حضرت حجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء اسقدر اپنی تصانیف میں دلایل قرآنیہ حدیثیہ و قول و فعل صحابہ وغیرہ لکہہ چکے ہیں کہ اگر یہ دعوے وفات مسیح کا خارق عادت امر ہی ہوتا تاہم اس سے بڑہکر ثبوت کی ضرورت نہ تہی۔ اور ایک منصف مزاج کے ثلج قلب کے لئے کافی تہا۔

چہٹا۔ حجۃ اللہ فی الارض حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس قدر رسایل و کتب و اشتہارات وفات مسیح کے متعلق شائع کئے اور لفظ وفات کیساتہہ ثبوت وفات مسیح علیہ السلام کا دیا مگر آجتک سوائے گالی اور بد زبانی کے کسی مخالف نے حیات مسیح کا ثبوت لفظ حیات سے قرآن یا حدیث صحیح سے پیش نہیں کیا آج مولوی صاحب ہی مرد میدان بنیں اور حیات مسیح کا ثبوت جو جو انکے پاس ہے قرآن سے یا حدیث سے لفظ حیات کے ساتہہ پیش کریں کیونکہ وہ قایل ہیں کہ وفات مسیح مختلف فیہ ہے تو معلوم ہوا کہ باوجود ثبوت وفات کے حیات کا بہی ثبوت ہے اگر اب بہی ثبوت نہ دیں اور ہرگز نہیں دے سکینگے تو ثابت ہوا کہ وفات مسیح

ساتواں مولوی صاحب کا آج بعد بیس سال کے مدعی حیات مسیح ہونا ایسا ہی ہے جیسے بعض عیسائی لوگ مثلیت قرآن کا دعوے کرتے ہیں جسکو تیرہ سو سال میں کوئی مخالف پیش نہیں کر سکا بہر حال ہم تو تیار ہیں کہ وہ دلایل اور ثبوت بہی سنیں جو حیات مسیح کے متعلق معترض کے پاس ہیں

آٹھواں وہ قول متزلزل قابل شہادت نہوگا جو قطعی یقینی نہو۔ یا اپنی طرف سے نہو جیسے بعض تفاسیر میں لکہا ہے کہ کوئی کہتا ہے سات روز مر کر زندہ ہو گیا کوئی سات ساعت کوئی کہتا ہی سو گیا اور آسمان پر اٹہایا گیا وغیرہ وغیرہ یہہ اقوال متزلزل ہیں جسمیں مفسرین خود حیران ہیں اسکی مثال یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی عدالت میں مقدمہ دائر کرے کہ میں نے زید سے سو روپیہ لینا ہے اور شہادت پیش ہو عمر گواہ کہتا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ خالد کہتا تہا کوئی روپیہ نہیں دیا بکر کہتا تہا میں نے سنا ہے کہ روپیہ دیا تو ہے مگر واپس لے لیا۔ عابد کہتا تہا کہ میں نے سنا ہے کہ دس روپیہ لیا تہا عوف کہتا تہا کہ میں نے سنا ہے کہ میں نے ۴ میں قابل اعتبار ہے یا قابل ہنسی کے ہے۔ ایسی شہادت کے ہوتے ہوئے کیا مدعا علیہ کو کوئی ضرورت ہے کہ وہ بہی تردید کے لئے کوئی شہادت پیش کرے۔ ہرگز نہیں۔ یہی شہادت ہے مفسرین کی جنپر مخالفین کو بڑا ناز ہے۔

نواں۔ آجکل یہہ لوگ تفسیر کبیر کو بڑا معتبر سمجہتے ہیں ذرا اسی کو کہولکر مُتَوَفِّيْكَ اور رَافِعُكَ اِلَيَّ کا مقام دیکہو کہ وہ کیسا خود حیران ہے اور کسقدر اعتراضات اسکو پیدا ہوتے اور ان کے جواب دیئے اور بعد جواب دینے کے آخر جوابات سے مطمئن نہیں ہوا اور عاجز ہو کر سینہ زل کے الفاظ پر اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے اور اصلی علم حوالہ بخدا کرتا ہے۔ چونکہ وہ کتاب عموماً مل سکتی ہے اور وہ بحث بہت لمبی بحث ہے اسلئے میں نے اسکو نقل نہیں کیا فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ۔

یہہ حال ہے مخالفین کی شہادت کا کہ خود گواہ کو اپنی شہادت پر اعتماد نہیں اور نہ کسی دوسرے راوی کی بات پر اعتماد ہے یہہ ہیں مخالفین کے ثبوت جس سے یہ مسئلہ مختلف فیہ بتلاتے ہیں۔

وفات کی بحث کو میں اسی پر ختم کرتا ہوں اگر ضرورت پیش آئی تو انشاء اللہ اسمیں مستقل طور پر مفصل لکہا جاوے گا۔

دسواں معمولی مقدمات میں سماعی شہادت کوئی عدالت منظور نہیں کرتی پہر چہ جائے کہ ایسے عظیم الشان دعوے جو خدا کے خلاف انبیا کے خلاف سلسلہ کے خلاف تمام دنیا کے عملدرآمد کے خلاف سنت قدیمہ مستمرہ الٰہیہ کے خلاف ہو پہر اس میں روایت کی شہادت ایک بہی پیش نہیں کی جاتی بلکہ از دست نہ ہے ثبوت طلب کیا جاتا ہی چاہئے تو یہ تہا کہ ہمارے مخالف اللہ تعالےٰ کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت الفاظ صریحہ میں پیش کرتے ولیس فلیس گیارہواں مسیح کی نسبت جیسے لفظ نزول کا آیا ہے اسی طرح لفظ خروج و بعثت کا بہی آیا ہے۔

(۱) فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ احمد فی مسندہ وغیرہ و مسلم و ترمذی کنز العمال ص ۱۹۱

اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول کے معنے خود ہی کر دئے ہیں کہ اس سے مراد بعثت ہے۔

(۲) فَيُصْبِحُ فِيْهِمْ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهٗ کنز العمال ص ۲۰۱ از احمد فی مسندہ و ابی یعلے فی مسندہ و ابن خزیمہ والطحاوی و ابن حبان فی صحیحہ و ابن جریر و طبرانی و حاکم و بخاری و مسلم و سعید ابن منصور فی سننہ

شق دوم نزول من السماء ہے

اول۔ نزول تابع صعود ہے جب صعود ثابت نہیں نزول ہی نہیں۔

دوسرا۔ قرآن مجید اور کسی حدیث صحیح ضعیف

میں نزول من السماء کا لفظ موجود نہیں۔

تیسرا مسیح کی نسبت لفظ بعثت اور اصبح موجود ہے جو ابھی بیان ہوا۔

بھلا اگر نزول کے لفظ سے آسمان نکالنا ہے تو

(الف) اَنْزَلَ لَكُم مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ پ ۲۳ یعنے آتاری تمہارے لئے آٹھ قسم کی یہہ جانور خانگی پرورش والے۔

(ب) قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا پ ۸ یعنے ہمنے تمپر لباس اتارا۔

(ج) اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ پ ۲۷ یعنے لوہا اتارا۔

(د) اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا پ ۲۸ اللہ تعالےٰ نے تمہاری طرف ذکر اتارا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیا ان اشیاء کو

جو تہا نزول میں یہہ بہی ضرور نہیں کہ نازل ہونے والی چیز اپنی جگہ کو خالی کر کر دوسری جگہ اختیار کرے جیسے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ پ ۳۰ قرآن کو ہمنے لیلۃ القدر میں اتارا یہہ قرآن علم الٰہی میں تہا کیا اب علم الٰہی میں نہیں رہا۔

دوسرا خدا تعالےٰ ہر آخر ثلث اللیل میں آسمان دنیا پر اترتا ہے کیا ایک جگہ کو چہوڑ کر دوسری جگہ لیتا ہے بلکہ دنیا میں ہر وقت آخر ثلث اللیل موجود رہتا ہے پہر ہر رات کو اترنا چہ معنے دارد وہ تو ایک دفعہ اتر کر پہر کبہی واپس جا ہی نہیں سکتا۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ

پانچواں جہاں مسافر رات کو ٹہیر جاتا ہے۔ سوار ہو یا پیادہ اوسکو منزل کہتے ہیں کیا مسافر آسمان سے ہی اترا کرتے ہیں۔

چہٹا قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں جس کو فمی بشوق کہتے ہیں وہاں قاری جا کر ٹہر جاتا ہے کیا قاری بہی وہاں آسمان سے اتر کر ہی ٹہرتا ہے۔

ساتواں۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مشرق کی طرف سے آویگا ارادہ اسکا مدینہ کا ہوگا حتے ينزل دبر احد احد پہاڑ کے پیچہے اتریگا۔ مشکوۃ۔ کیا یہاں بہی مولوی صاحب نزول سے آسمان نکالینگے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ لتنزلن طائفة من امتی ارضا يقال لها البصرة کنز العمال صفحہ ۱۸۰ حتے ينزلوا على جسر لهم يقال لها دجلة۔ کیا یہ لوگ بہی آسمان سے ہی اترینگے۔

غرض کہاں تک نظائر لکہی جاویں مومن کے لئے تو صرف قرآن مجید کے ہی نظائر کافی ہیں اگر کسی کو یہ کافی نہیں تو نبوی حدیث بعدہ یؤمنون۔

آٹھواں اگر نزول کے لفظ میں آسمان کے معنے فرض کئے جاویں تو نزول مسیح بار بار مختلف مقامات پر احادیث میں درج ہے (الف) فاذا جاوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذا اقيمت الصلوة فينزل عيسى ابن مريم فامهم۔ کنز العمال صفحہ ۱۷۳ یہ نزول مسیح ملک شام عساکر المسلمین میں درج ہے۔

(ب) اذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق کنز العمال صفحہ ۱۹۱ یہہ نزول دمشق کے منارہ شرقی کے پاس لکہا ہوا ہے۔

(ج) حتے ينتهوا الى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس ..... ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض کنز العمال صفحہ ۱۹۲

یہاں حضرت عیسےٰ مع اپنے اصحاب کے جبل الخمر پر نزول فرمائینگے۔ آگے تو صرف حضرت ہی آسمان پر گئے تہے اب اصحاب کو بہی آسمان پر ساتہہ لے گئے۔ تعجب۔

(د) هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وامامهم رجل صالح فبينما امامهم قد تقدم يصلي بهم صلوة الصبح اذ نزل عليهم عيسى ابن مريم صفحہ ۱۹۳ اب یہاں نزول خاص بیت المقدس کی مسجد پر ہے۔

(ہ) حتى ياتي الشام مدينة بفلسطين بباب لد فينزل عيسى عليه السلام فيقتله صفحہ ۱۹۵ اب یہ نزول شہر شام پر ہے۔ عساکر المسلمین میں۔

(و) انه يطلع من آخر امره على بطن الاردن على ثنية رفيق ..... فلما قاموا يصلون نزل عيسى بن مريم امامهم فصلى بهم صفحہ ۱۹۸ اب یہ نزول نہاروں کے دوابہ میں ہے۔

(ز) فيفرون المسلمون الى جبل الدخان بالشام فياتيهم فيحصرهم فيشتد حصارهم ويجهدهم جهدا شديدا ثم ينزل عيسى فينادى صفحہ ۲۰۰ اب یہ نزول جبل دخان پر ہے۔

(ح) فيحصرون حصرا شديدا ويزلزلون زلزالا شديدا فيصبح فيهم عيسى ابن مريم صفحہ ۲۰۰ اب یہہ نزول قلعہ بیت المقدس میں ہے۔

(ط) ينزل عيسى بن مريم عند باب دمشق کنز العمال صفحہ ۲۰۳ اب نزول دروازہ دمشق پر ہوگا۔

اب اگر فی الواقع نزول کے معنے آسمان سے اترنے کے ہیں تو ۹ دفعہ نزول مسیح علیہ الصلوٰۃ مختلف مقامات بلکہ مختلف اوقات میں کیونکر ہوگا کیا وہ بار بار دجال وغیرہ سے ڈر کر آسمان پر بہاگ جائینگے۔ جیسے پہلے دفعہ یہود سے ڈر کر آسمان پر بہاگ گئے تہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ یا جیسے انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مجمع پر حضرت مسیح بقول اناجیل کہسک جاتے تہے اب بہی اسی عادت مستمرہ کے مطابق بہاگتے رہینگے پہر نعوذ باللہ ایسے بہگوڑے جرنل کو کئی ہزار سال بیٹہا رکہنے کی اللہ تعالےٰ کو کیا مجبوری پیش آئی حالانکہ وہ مسیح کلمۃ اللہ جیسے لا تعد و لا تحصی کلمۃ اللہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ کلمات اللہ تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتے جیسے فرمایا مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ پ ۲۱ خدا تعالیٰ کے کلمات کبہی بہی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ سچ ہے يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ پ ۱

سوال دوم۔ دجال ایک شخص ہوگا۔ نہ کثیر کہ یہہ خلاف جمہور ہے۔

عجب کہ معترض نام کے مولوی نہ قرآن کا نام لیتے ہیں نہ حدیث کا نہ کوئی آیت قرآن اپنے اعتراض کے متعلق پیش کرتے ہیں نہ کوئی حدیث بہر حال میں اول حدیث سے پہر لغت سے انشاء اللہ جواب دونگا۔

اوّل حدیث میں ہے یخرج فی آخر الزمان دجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من اللين السنتهم احلى من العسل وقلوبهم قلوب الذئاب يقول الله عز وجل ابي يغترون ام على يجترؤن حتے حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيران۔ ابو هريرة ن کنز العمال صفحہ ۱۷۲ جلد ۷ کتاب القیامۃ۔

حدیث دوم۔ ان تحتي كافر انتعال فاقتله فيهلكهم الله کنز العمال صفحہ ۱۷۲

حدیث سیوم۔ ويسلط الله تعالے عليهم المسلمين فيقتلونهم صفحہ ۱۹۵

پس احادیث میں بلحاظ لفظ کے ضمیر مفرد کی آئی ہے۔ اور بلحاظ معنے کے کہ وہ کثیر ہیں ضمیر جمع کی بہی آئی ہے۔

اب لغت میں بہی دجال کے معنے فرقہ کے ہیں +

دوسرا الدجال فرقة عظيمة تغطي الارض بكثرة اهلها وقيل هي تحمل المتاع للتجارة تاج العروس شرح قاموس صفحہ ۳۱۸ جلد ۷۔ دجال ایک کمپنی ہے جو زمین کو اپنی کثرت سے ڈہانک

ہر ایک سوال میں کثرت جمہور پبلک پر مولوی صاحب زور دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور سنت اللہ سے یہہ مولوی صاحب محض ناآشنا ہیں۔

میں دکہاتا ہوں کہ اکثر کی نسبت قرآن مجید کا کیا فیصلہ ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پ ۱ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ پ ۲ اَكْثَرُكُمْ فَاسِقُوْنَ پ ۴ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ پ ۷ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ پ ۸ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ پ ۹ یہ تو اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔

اب ذرا فعل الٰہی پر بہی غور کرو۔ انبیاء بہ نسبت دیگر لوگوں کے قلیل ہیں یا کثیر۔ بادشاہ بہ نسبت رعایا قلیل ہیں یا کثیر۔ مولوی بہ نسبت جہلا قلیل ہیں یا کثیر۔ امرا بہ نسبت غربا قلیل ہیں یا کثیر بہر حال دیکہو حیوانات نباتات جمادات ملایک ستارگان کے کیا اب بہی آپ کے نزدیک جمہور کا فتویٰ معتبر ہے۔

تیسرا مولوی صاحب کو دہوکہ لگا ہے یا دہوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لفظ دجال کے لئے مرجع ضمائر بلحاظ لفظ دجال بعض احادیث میں مفرد آیا ہے مگر اس کے مقابل لفظ جمع والی احادیث بہی نقل کی گئی ہیں۔

چوتہا۔ قاعدہ زبان عرب کا ہے کہ کبہی ضمیر بلحاظ لفظ کے لاتے ہیں اور کبہی بلحاظ معانی کے مثلاً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ پ ۱ اب یقول بلحاظ مَن کے فرمایا اور اٰمنّا اور وَمَا هُمْ اور بِمُؤْمِنِيْنَ بلحاظ معانی جمع فرمایا۔

پانچواں۔ یہہ سلسلہ دجالیہ واحد بہی ہے اور جمع بہی ہے جسطرح تحصیلدار اپنے علاقہ میں ایک ہوتا ہے مگر چند تحصیلداروں کا افسر اعلےٰ ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے وہ بہی اپنے ضلع میں ایک ہی ہے مگر چند ڈپٹی کمشنروں پر کمشنر ہوتا ہے۔ اسیطرح کمشنروں پر ایک لفٹننٹ چند لفٹنٹوں پر ایک وایسرائے چند وایسرایوں پر ایک سکرٹری آف سٹیٹ۔

اسی طرح بعینہ پادریوں کا ہی سلسلہ ہے مثلاً بپتسمہ دینے والا ایک ہی ہوتا ہے + پادریوں نے بہی

+نوٹ - کل احادیث کنز العمال جنکا حوالہ دیا گیا احادیث سے متعلقہ فقرات لئے گئے ہیں کیونکہ کل احادیث کی نقل کرنے سے بڑی کتاب بن جاتی تھی - منہ

. . . .

. . . .

. . . . پادریوں کی

ہی بعینہٖ سلطنت کی طرح اضلاع اور تحصیلیں اور صوبہ اور گورنریاں وغیرہ بنائی ہوئی ہیں۔ چند پریچرون (منادون) پر ایک افسر (بشپ) ہوتا ہے۔ چند بشپوں کا افسر ایک لارڈ بشپ ہوتا ہے چند لارڈ بشپو نپر ایک وایسرائے بشپ ہوتا ہے۔ اسی واسطے احادیث میں ضمیر دجال کی طرف راجع کبھی واحد ہوتی ہے کبھی جمع کیونکہ دجال میں وحدت بھی ہے اور کثرت بھی۔ اسلئے دونوں قسم کے ضمائر احادیث میں موجود ہیں فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔

چھٹا یہہ الفاظ پیشگوئی کے ہیں اور پیشگوئی کے معنے قبل ازوقت کوئی نہیں سمجھ سکتا اسی واسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے سَیُرِیْکُمْ اٰیَاتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا ؕ اللہ تعالےٰ تمکو اپنے نشان دکھلاویگا سو بعد دیکھنے نشانات کے تمکو انکا اصلی اصلی عرفان ہوگا یعنی قبل از ظہور چاہئے کہ تم لوگ حرف الفاظ پر ایمان رکھو اور قبل ازوقت کسی پیشگوئی کے کسی معنی میں عرفان کا [illegible] کرو عرفان کا وقت بعد از ظہور ہے یہی وجہ ہے کہ [illegible] مخالف قبل ازوقت پیشگوئیوں کے معانی کرنے کے سبب ٹھوکر کہا رہے ہیں۔ یہہ مرحلہ نہایت نازک اور سخت خطرناک ہے جبکہ خود انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی پیشگوئیوں اجتہاد سے معنے بیان کرنے میں غلطی ممکن ہے جو مہبط وحی ہیں۔ اور معصوم عن الخطا ہیں اور جنکے وحی کی تبلیغ تک برابر چوکی پہرہ ملایک کا رہتا ہے تو دوسرے لوگون کے معانی پر اسقدر اصرار کرنا ناسمجھی اور عدم تدبر فی القرآن اور احادیث ہے یا تعصب ہے۔

ساتواں جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا ۲۶ یعنے اللہ تعالےٰ نے جو اپنے رسول کو رؤیا دکھایا وہ رؤیا سچا تہا اور حق وحکمت کا بہرا ہوا تہا وہ یہہ تہا کہ تم لوگ داخل ہوگے اس مسجد حرام میں اور تمہارا اس مسجد حرام میں داخل ہونا پختہ اور یقینی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی مشیّت اسمیں ہو چکی ہے تمہارا دخول امن کے ساتہہ ہوگا حلق کردگے اور بعض قصر بھی کرینگے کوئی خوف تمکو نہ ہوگا۔ مگر یہ بات کہ کب ہوگا اسی سال یا آیندہ سال یہہ تم کو معلوم نہیں۔ یہہ بات اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ لہذا فرمایا اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو کچھہ تم لوگ نہیں جانتے دیکھو اس آیت شریف مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع صحابہ مخاطب ہیں اور اللہ تعالےٰ پیشگوئی کے متعلق صاف صاف لفظون میں اپنی اوس نبی کو فرمایا جو علم الاولین والآخرین دیا گیا ہے اور جو افضل الانبیاء والرسل واصفی الاصفیا ہے صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ وابنائہم اجمعین کہ یہ پیشگوئی ہے اسکا علم تفصیلی جس سے عرفان حاصل ہو تمکو نہیں۔ چنانچہ بعد صلح حدیبیہ جب وہ صلح بظاہر صورت میں دبکر صلح کرنے کی صورت میں تہے صحابہ کے عرض کرنے پر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میںنے کہا تہا کہ اسی سال یہہ واقعہ ہوگا۔ جبکہ افضل الخلق اور اکرم الخلق اور سید الخلق صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشگوئیوں کا کامل تفصیلی علم نہیں جو عرفان کے درجہ کو پہونچ جاوے تو جمہور کیا چیز ہیں کہ جنکے معانی کے جو قبل ازوقت کئے گئے ہوں پابندی اور اعتبار اور بہروسہ کیا جاوے۔

آٹھواں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بعض پیشگوئیاں فرمائیں اور ان کے معنے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہ تہے۔

(الف) ہجرت کی جگہ حضور کو دکہائی گئی آپ نے فرمایا یعنے ہجر یا یمامہ سمجہا مگر بعد ہجرت معلوم ہوا کہ مدینہ تہا۔

(ب) اوّلکن لحوقا بی اطولکن یدا یعنے سب سے پہلے وہ بی بی میری انتقال کے بعد مجہے ملیگی جسکے ہاتہہ لمبے ہوں گے + تو ازواج مطہرات اہل بیت لگی ایک دوسرے سے ہاتہہ اپنے ناپنے جسکے ہاتہہ لمبے تہے یعنے سودہ وہ خوش ہوئیں مگر واقعات نے ثابت کردیا کہ لمبے ہاتہہ کے معنے سخی کے ہیں مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ہاتہہ ناپنے سے منع نہیں کیا۔

(ج) تقارب الزمان کی حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم کسنۃ ویوم کشہر الحدیث یعنے دجّال کے زمانہ میں ایک دن سال کا ہوگا اور ایک دن مہینہ کا اسپر صحابہ نے سوال کیا کہ پہر نمازوں کا کیا حال۔ فرمایا اندازہ کر لینا تو اب اس کے معنے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے جو کئے واقعات کے مطابق نہیں نکلے۔ آجکل مطبع ریل ڈاک مشینوں نے ثابت کردیا کہ بعض کام سال کے ایک دن میں ہوجاتے ہیں جیسے کپڑہ کی مشین۔ تار برقی اور دوسرے کارخانجات مشین ومطابع وغیرہ کے اور بعض کام ایک ماہ کے ایک دن میں جیسے ریل ڈاک۔ سلائی کپڑہ کی مشین وغیرہ

اس حدیث میں ایک لطیف اشارہ اسباب کی طرف بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسلام ایسے ایسے ملکوں تک پہونچ جاویگا جہان مدت تک دن رہتا ہے یا مدت تک رات رہتی ہے۔ اور نیز یہ بھی اشارہ ہے کہ اسوقت گھڑیوں کی اشاعت بکثرت ہوجاوے گی۔

علیٰ ہذ القیاس اور بہت سی احادیث ہیں جنکی تفصیل کے متحمل یہہ خط نہیں ہے۔

نواں۔ الفاظ پیشگوئی محتمل المعانی ہوتے ہیں جو دو دو تین تین معانی کے متضمن ہوتے ہیں۔ جیسے لمبے ہاتھ والی حدیث میں اور نزول مسیح کی حدیث میں اور بعض پیشگوئیون میں ایک حصہ پیشگوئی کا مخفی رکہا جاتا ہے جیسے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ میں۔ یہہ نہیں بیان فرمایا کہ دخول مسجد الحرام اس سال ہوگا یا آیندہ بعض پیشگوئیون میں استعارات ہوتے ہیں جیسے ریل کو بلحاظ اسکی آواز (بہک بہک) کے اور درازی کانون کے گدہا فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہود کو بلحاظ انکی بداعمالیون وبد اخلاقیون کے خنازیر فرمایا اور بلحاظ مسلوب ہوجانے سلطنت کے اور ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوجانے کے قردہ فرمایا جسکی تشریح دوسری آیات میں بھی اللہ تعالےٰ نے خود کردی۔

(الف) فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وہ گرفتار ہوگئے ایک عظیم الشان غضب میں بسبب انکار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ دوسرا غضب ہے اور پہلے بھی بسبب انکار حضرت مسیح کے ایک بڑے غضب میں گرفتار تہے اور (ب) لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ؕ بنی اسرائیل میں سے جو منکر ہوئے وہ خدا تعالےٰ کے فضل اور سلطنت سے دور کردئیے گئے۔

(ج) وَضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ ۭ اونپر ذلت اور مسکنت ماری گئی۔ یعنے وہ ہمیشہ ذلیل رہینگے اور کبھی انمیں حرکت پیدا نہوگی جس سے ان کو سلطنت مل سکے یا جیسے اس امت کے متعصب مولویوں کو یہود فرمایا اور سخت یہود فرمایا طابق النعل بالنعل اور اسی مناسبت سے انکے ہادی کا نام مسیح رکہا کہ پہلا مسیح بھی یہود کا مصلح تہا۔

پس ایسے حالات میں قبل ازوقت کسی پیشگوئی کے معنے کرنا اور پہر اسپر دوا ورد وچار کیطرح یقین کر لینا ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس امت کو سمجہانے کے لئے اور پیشگوئیوں کے قبل ازوقت معانی کرنے اور اسپر یقین کرنے سے منع کرنے کے لئے امم سابقہ کا حال بیان فرماتا ہے اور اسی آیت کے ضمن میں حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بھی فرماتا ہے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَہْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۹۸ یعنے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تہی اور اسکے پیچہے اور رسول بہیجتے رہے۔ اور دی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کہلے کہلے نشانات اور اسکی تائید ہمنے کلام پاک سے کی یہہ ایک پیشگوئی ہے جو اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کے لئے کی ہے یعنے چونکہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ ہیں اور سلسلہ خلافت جسطرح بعد موسیٰ کے چلا تہا اسیطرح اس امت میں بھی حسب آیت استخلاف چلیگا اور بعینہٖ اسیطرح آخری خلیفہ چودہویں صدی پر مسیح موعود آویگا۔ اب جو جو اس مسیح موعود کے ساتہہ مخالفت پیش آئیگی اسکا نقشہ اللہ تعالیٰ اسطرح کہینچتا ہے کہ

اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ یعنے تم لوگون کی ہمیشہ سے عادت یہی چلی آئی ہے کہ جب کبھی کوئی رسول تمہارے پاس آیا ہے اور اسنے تمہاری گری ہوئی خواہشون کے برخلاف بیان کیا ہے تمنے تکبر کیا سو کسیکو جھوٹا کہا اور کسی کو قتل کرنا چاہا جیسے داؤد علیہ السلام کو جسکا ذکر سورۃ صٓ میں ہے اور عیسے علیہ السلام کو جیسے مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ سے ثابت ہوتا ہے۔

جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے بچالیا اور بعض کی تکذیب کی۔ چنانچہ تم مسیح موعود کے ساتہہ بھی ایسا ہی کروگے۔ تکذیب کروگے۔ اور مقدمات قتل دائر کراؤگے جسکا نتیجہ بعد ثبوت پہانسی ہوتا ہے۔ اور وجہ اس مخالفت کی یہ ہے کہ وہ تمہاری خواہشون کے ہاں تمہاری گری ہوئی خواہشون کے خلاف بیان کرتا ہے۔ تم اپنی نادانی کے سبب پیشگوئیوں کے معنے قبل ازوقت کر لیتے ہو اور اسپر ایسا یقین کر لیتے ہو کہ گویا تم عالم الغیب ہو اور تمہاری بات عالم الغیب کی طرح غلطی سے پاک ہے

غرض مومن کا کام نہیں کہ پیشگوئی کے معنے قبل ازوقت خود کرکے اسپر پختہ ہوجاوے بلکہ [illegible] پھر اسکا علم اللہ تعالےٰ کو سپرد کرے [illegible]